باخبر، پُراثر، نقیبِ فکرونظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

9 رشعبان المعظم 1444ھ | مطابق 2 رمارچ 2023ء | بروزِ جمعرات | جلد: (۳) | شمارہ: (۵۴) | صفحات: (۸)

کاریگر
دی مینس ویئر
کرتا پائجامہ، سدری، ٹوپ، شیروانی
اور مردانہ ملبوسات کا شاندار و معیاری کلکشن
ماہِ صیام کے لیے صرف 21 دن باقی
ADDRESS: Shop No 09, Ground Floor, Deccan Plaza, Janaki Nagar, Tolichowki, Hyd-08, T.S, INDIA. PH:8142466990

عوام پر مہنگائی کی ایک اور مار، پکوان گیس کی قیمتوں میں اضافہ

'اب کیسے بنیں گے ہولی کے پکوان، کب تک جاری رہیں گے لوٹ کے یہ فرمان؟' کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے کا سوال

نئی دہلی: یکم رمارچ (عصر حاضر نیوز) مہنگائی سے پریشان عام آدمی کو مارچ کی پہلی تاریخ میں ایک اور دھچکا لگا ہے۔ پیٹرولیم اور آئل مارکیٹنگ کمپنیوں نے کمرشل گیس (ایل پی جی) سلنڈر کی قیمت میں 350.50 روپے اور گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 50 روپے اضافہ کیا ہے۔ نیوز ایجنسی اے این آئی نے ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 50 روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ 14,2 کلو گرام کا ایل پی جی سلنڈر اب دہلی میں 1103 روپے میں دستیاب ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی کمرشل ایل پی جی کی قیمت میں 350 روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ دہلی میں آج سے 19.2 کلو کا کمرشل ایل پی جی سلنڈر 2,119.50 روپے میں فروخت ہوگا۔ لکھنؤ میں اب گھریلو ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 1140 روپے ہوگی۔ ایل پی جی سلنڈر کی قیمتیں ریاست سے دوسرے ریاست میں مختلف ہوتی ہیں کیونکہ ان کا انحصار ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹیشن چارجز پر ہوتا ہے۔ اس سے قبل آئل مارکیٹنگ کمپنیوں (او ایم سی) نے نئے سال کے موقع پر کمرشل سلنڈر کی قیمت میں 25 روپے کا اضافہ کیا تھا۔ گزشتہ چند برسوں میں ایل پی جی کی قیمتوں میں بہت تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ وزارت پیٹرولیم کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق یکم اپریل 2017 سے 6 جولائی 2022 کے درمیان ایل پی جی کی قیمتوں میں 58 بار تبدیلی کی گئی۔ جس کی وجہ سے ایل پی جی سلنڈر کی قیمت میں 45 فیصد اضافہ ہوا۔ اپریل 2017 میں ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 723 روپے تھی اور جولائی 2022 تک اس کے 45 فیصد اضافے سے 1053 روپے ہونے کی امید ہے۔ اگر ہم ملک کے دوسرے بڑے شہروں کی بات کریں تو اب کولکاتا میں ایل پی جی سلنڈر 1079 روپے کے بجائے 1129 روپے میں ملے گا، جب کہ چنئی میں اس کی قیمت 1068.50 روپے سے بڑھا کر 1118.5 روپے کر دی گئی ہے۔ بتا دیں کہ پیٹرولیم کمپنیاں ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو ایل پی جی کی قیمتوں میں تبدیلی کرتی ہیں اور جولائی کے بعد اب گھریلو سلنڈر کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ایل پی جی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا اطلاق یکم مارچ 2023 سے ہو گیا ہے۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے ٹوئٹر پر لکھا ''گھریلو رسوئی گیس سلنڈر کے دام 50 روپے بڑھائے۔ کمرشل گیس سلنڈر 350 روپے مہنگا۔ عوام پوچھ رہے ہیں- اب کیسے بنیں گے ہولی کے پکوان، کب تک جاری رہیں گے لوٹ کے یہ فرمان؟ مودی سرکار کی نافذ کی گئی کمر توڑ مہنگائی کے تلے پستا ہر انسان!'' دریں اثنا، کانگریس کارکنان نے گھریلو اور تجارتی ایل پی جی سلنڈر کی قیمتوں میں اضافے کے خلاف مدھیہ پردیش قانون ساز اسمبلی کے باہر احتجاج کیا۔ وہیں، انڈین نیشنل کانگریس کے ٹوئٹر ہینڈل سے ٹوئٹ کر کے بھی مودی حکومت کو نشانہ بنایا گیا۔ ٹوئٹ میں کہا گیا ''جب ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 400 روپے سے کم تھی تو اسمرتی ایرانی سلنڈر لے کر سڑک پر بیٹھ گئی تھیں۔ آج سلنڈر کی قیمت 1100 روپے سے تجاوز کر گئی، کیا آج بھی سڑک پر اتریں گی؟''۔

نئے روپ میں نظر آئے راہل گاندھی

لندن: کانگریس لیڈر راہل گاندھی ایک طویل عرصے کے

بعد بالآخر ایک مختلف روپ میں نظر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنی داڑھی چھوٹی کرائی ہے اور اپنے بال بھی سیٹ کرائے ہیں۔ خیال رہے کہ راہل ان دنوں برطانیہ کے دورے پر ہیں اور وہ کیمبرج یونیورسٹی میں لیکچر دینے پہنچے ہیں۔ راہل گاندھی اس نئے روپ میں کافی پرکشش نظر آرہے ہیں۔ راہل گاندھی تراشی ہوئی داڑھی اور مونچھ میں نئے روپ میں ٹائی کوٹ پہنے نظر آرہے ہیں۔ خیال رہے کہ 7 ستمبر 2022 سے بھارت جوڑو یاترا کے آغاز کے بعد سے راہل گاندھی کئی ریاستوں سے گزرے۔ راہل گاندھی نے پوری یاترا کے دوران اپنی داڑھی مونچھ بال نہیں منڈوائے اور نہ ہی بال کٹوائے۔ راہل گاندھی ایک بار پھر نئے روپ میں نظر آئے ہیں اور ان کی داڑھی تراشی ہوئی نظر آرہی ہے۔ راہل کا یہ روپ سوشل میڈیا پر وائرل ہو گیا ہے۔ راہل گاندھی پہلے داڑھی اور مونچھ نہیں رکھتے تھے لیکن اب وہ ان کرکٹر اور بالی ووڈ ستاروں کی فہرست میں شامل ہو گئے ہیں جو داڑھی مونچھ رکھتے ہیں۔

کشمیر میں طویل سرمائی تعطیلات کے بعد اسکول دوبارہ کھل گئے

سری نگر: وادی کشمیر میں بدھ کے روز طویل سرمائی تعطیلات کے بعد تعلیمی ادارے دوبارہ کھل گئے۔ اسکولوں کے کھلنے کے ساتھ ہی جہاں سڑکوں اور گلی کوچوں میں کھوئی ہوئی سی رونق لوٹ آئی وہیں تعلیمی اداروں کی خاموشی بھی بچوں کی چہچہاہٹ سے ٹوٹ گئی۔ تفصیلات کے مطابق بدھ کی صبح شہر و دیہات میں مختلف النوع صاف وشفاف وردیوں میں ملبوس بچوں کو اپنے اپنے اسکولوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ بعض بچے اسٹاپوں پر اپنے والد یا والدہ کے ہمراہ اسکول بس کا انتظار کرتے ہوئے دیکھے گئے، تو بعض بچوں جن کے اسکول نزدیک ہی واقع ہیں، کو پیدل کاندھوں پر کتابوں کے نئے بیگ لدے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اپنے اپنے اسکولوں کی طرف رواں دواں دیکھا گیا۔ بچوں کے چہروں پر خوشی سے ان کی خوبصورتی اور معصومیت میں مزید چار چاند لگ گئے تھے۔ مقتدیٰ مہدی نامی ایک طالب علم نے یو این آئی کو بتایا کہ طویل سرمائی چھٹیوں کے بعد اسکول جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بہت خوش ہیں، وردی پہن کر اسکول جانا اور پھر وہاں اپنے اساتذہ کے سامنے بیٹھ کر پڑھنے میں ایک الگ ہی لطف ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگرچہ کئی طلبا کے ساتھ چھٹیوں کے دوران بھی ملاقات ہوتی رہتی ہے لیکن ایسے بھی طلبا ہیں جن کے ساتھ چھٹیوں کے بعد اسکول میں ہی دوبارہ ملتے ہیں جس کا بہت ہی اشتیاق رہتا ہے۔ ایک اور طالب علم نے کہا کہ صبح کو وردی پہن کر اسکول جانے میں جو مزہ ہے وہ ٹیوشن جانے میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسکول کا ماحول ہی کچھ الگ ہوتا ہے۔

این آئی اے کی خصوصی عدالت نے وسیم عارف اور نعیم عارف کو دی دس سال کی سزا

احمد آباد: یکم رمارچ (عصر حاضر نیوز) ریاست گجرات کے مشہور یاترا دھام چوٹیلہ چامنڈا مندر سمیت سوراشٹر کے علاقوں میں لون ولف اٹیک کرنے کی خطرناک سازش کرنے کے الزام میں آئی ایس آئی ایس کے دو عسکریت پسندوں کو این آئی اے کی اسپیشل کورٹ نے دس سال کی سزا سنائی۔ اس معاملے میں وسیم عارف رامودیا اور نعیم عارف رامودیا کو این آئی اے عدالت نے دس سال کی سزا سنائی ہے۔ یہ گجرات میں آئی ایس آئی ایس کے دہشت گرد کو سزا سنائے جانے کا پہلا معاملہ ہے اس وجہ سے این آئی اے کی خصوصی عدالت کے اس فیصلہ کو بہت اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ غور طلب ہے کہ کچھ وقت پہلے سوراشٹر کے کچھ علاقوں میں چھوٹیلا چامنڈا مندر سمیت لون وَلف حملے کی سازش کے بارے میں معلومات ملتے ہی گجرات اے ٹی ایس نے بھاؤ نگر اور راجکوٹ میں نظر رکھی تھی اس کی بنیاد پر اے ٹی ایس نے بھاؤ نگر اور راجکوٹ سے آئی ایس آئی ایس کے دو دہشت گردوں کو گرفتار کیا تھا اور ان لوگوں کے پاس سے اے ٹی ایس نے بم بنانے کا سامان برآمد کیا تھا، جس میں کچھ شاختی ثبوت 58 گرام گن پاؤڈر، جہاد کے لیے لٹریچر مفتی عبدالسمیع قاسمی کی 127 تقاریر کی pdf فائل، موبائل فون، لیپ ٹاپ، پین ڈرائیو اور فیس ماسک برآمد کر کے انہیں قبضہ میں لے لیا تھا۔ اس سلسلے میں این آئی اے نے دو دہشت گرد بھائی وسیم رامودیا اور نعیم رامودیا کی چارج شیٹ خصوصی عدالت میں پیش کی تھی۔ اس چارج شیٹ کے 8 اہم نکات کے ساتھ اور خصوصی عدالت میں ہزاروں دستاویزات بھی پیش کیے تھے۔ 28 فروری 2017 میں وسیم رامودیا اور نعیم رامودیا کو گجرات اے ٹی ایس نے گرفتار کیا تھا اور ان دونوں بھائیوں کو 28 فروری 2023 کے دن این آئی اے عدالت نے دس سال کی سزا سنائی ہے۔

سوتیلی ماں کو ہراساں کرنے پر بیٹے باپ کی جائیداد سے بے دخل، بامبے ہائی کورٹ کا فیصلہ

ممبئی: یکم رمارچ (عصر حاضر نیوز) سوتیلی ماں کو ہراساں کرنے کے معاملے میں ممبئی ہائی کورٹ نے ایک انتہائی اہم فیصلہ سنایا ہے۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ سوتیلی ماں کو ہراساں کرنے کی وجہ سے بچوں کو باپ کی جائیداد میں حصہ نہیں ملے گا۔ دراصل باپ کی موت کے بعد دو بیٹوں نے سوتیلی ماں کے ساتھ بدسلوکی کی اور گھر خالی کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ لیکن عدالت کے فیصلے نے ان کے منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ بامبے ہائی کورٹ نے دونوں بچوں کو جائیداد کے حق سے محروم کرنے کے فیصلے کو اس بنیاد پر برقرار رکھا کہ دونوں بیٹوں نے سوتیلی ماں کو ہراساں کیا اور ان کے ساتھ بدسلوکی کی۔ الزام لگایا گیا کہ بیٹوں نے باپ کے گھر میں ماں کو گالی دی اور ان کو بھلا برا کہا۔ دونوں بیٹوں نے سوتیلی ماں کو گھر سے نکالنے کے لیے عدالتوں کے چکر لگائے۔ بعد میں دونوں بیٹوں نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کر کے سوتیلی ماں کو گھر سے نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن اس معاملے میں بامبے ہائی کورٹ نے ایک دلچسپ فیصلہ سنایا۔ جسٹس آر جی اوچات نے والدین اور بزرگ شہریوں کی دیکھ بھال اور بہبود ایکٹ 2007 کے سیکشن 7 کے تحت تشکیل کردہ ٹریبونل کے حکم کو برقرار رکھا۔ جس نے درخواست گزاروں کو مکان خالی کرنے کی پہلے کی ہدایت کو برقرار رکھا۔ چونکہ دونوں بچوں کی سوتیلی ماں بزرگ ہیں اس لیے آرام وسکون ضروری ہے۔ یاد رہے کہ درخواست گزاروں کی سوتیلی ماں ہے، اس لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ متنازعہ احاطے میں سکون سے رہ سکیں۔ عدالت نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ لڑتے رہیں گے تو بزرگ ماں کیسے سکون سے رہ سکتی ہے۔ ان کے یہاں ایسی صورتحال ہوگئی کہ دونوں بچے اپنی سوتیلی ماں سے لڑتے رہیں اور مسلسل تنازع کی وجہ سے وہ اکٹھے بھی نہیں رہ سکے۔ ان کے والد کا 2014 میں انتقال ہوا تھا۔ سب سے ان کے درمیان تنازع شروع ہو گیا۔

Education is the movement from Darkness to Light
OSM
LEARN & SERVE
JUNIOR & DEGREE COLLEGE
COURSES OFFERED JUNIOR
MPC - JEE | EAMCET | Regular
BIPC - NEET | EAMCET | Regular
MEC - Computer | CA Foundation | Regular
CEC - Regular | CA Foundation | Computer
COURSES OFFERED DEGREE
B.Com - General
B.Com - Computer Applications
SEPARATE BUILDING FOR BOYS & GIRLS
TRANSPORT FACILTY FOR GIRLS ONLY
Head Office : Opp. Azam Function Hall, MOGHALPURA, HYDERABAD. 040-24577837, Ph : 9390222211
Branch Office : BANDLAGUDA, HYDERABAD. Ph : 9701538595, 8096143890

فرمانِ الٰہی

اور اگر تم اس (قرآن) کے بارے میں ذرا بھی شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ) پر اتارا ہے تو اس جیسی کوئی ایک سورت ہی بنا لاؤ۔ اور اگر سچے ہو تو اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بلا لو۔ پھر بھی اگر تم یہ کام نہ کر سکو اور یقیناً کبھی نہیں کر سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے (سورۃ البقرۃ: ۲۳۔۲۴)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 9/شعبان المعظم 1444ھ
بہ مطابق 2/مارچ 2023ء بروز جمعرات

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:33	12:38	4:44	6:28	7:36
انتہا	6:28	4:43	6:27	7:35	5:11

اشراق	6:48	زوال	12:28
ختم سحر	5:22	افطار	6:28

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

ارشادِ نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہؓ سے پوچھا: رات میں نبی اکرم ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی کیا آپ قرآن دھیرے سے پڑھتے تھے یا زور سے؟ کہا: آپ ہر طرح سے پڑھتے تھے، کبھی سری پڑھتے تھے اور کبھی جہری، تو میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے دین کے معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔ (ترمذی)

ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کو پریس کونسل آف انڈیا کا نیشنل ایوارڈ

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) پریس کونسل آف انڈیا نے ایڈیٹر گواہ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کو نیشنل ایوارڈ اِن ایکسیلنس اِن جرنلزم سے نوازا۔ 28/فروری 2023ء کو نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب آف انڈیا میں منعقدہ ایک پُر اثر تقریب میں پریس کونسل آف انڈیا کی صدر نشین جسٹس رنجنا پرساد دیسائی نے یہ ایوارڈ پیش کیا۔ 9 مختلف زمروں میں نمایاں خدمات کے لئے یہ ایوارڈ پیش کئے گئے جن میں بزرگ صحافی کے بی کے پرساد کو ان کی 65 سالہ صحافتی خدمات کے لئے کارنامہ حیات ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ رورل رپورٹنگ ہیلتھ، اسپورٹس، کارٹونس، فوٹو گرافی کے لئے بھی مختلف صحافیوں کو ایوارڈ پیش کئے گئے۔ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کو عام زمرے میں ان کے تحقیقی مضمون ''اردو صحافت کے گمنام ہیروز اور شہیدوں'' کے لئے باوقار قومی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ ہندوستان بھر سے اردو صحافت کے لئے یہ واحد ایوارڈ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر جسٹس رنجنا نے صحافیوں کو صحافتی اقدار کا پابند رہنے، مسائل کے حل کے لئے اہم رول ادا کرنے کا مشورہ دیا۔ سکریٹری پریس کونسل آف انڈیا کے سی نائک کے علاوہ کونسل کے عہدیدار اور ارکان بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کو اس باوقار ایوارڈ کی پیشکشی کا دہلی کے صحافتی حلقوں میں خیر مقدم کیا گیا۔ آل انڈیا ریڈیو دہلی کی اردو مجلس نے آدھے گھنٹے کا خصوصی انٹرویو لیا جو 20/مارچ کو شام 3 بجے نشر کیا جائے گا۔ پروگرام ایگزیکٹیو جناب سید محمد نعمان کے زیر نگرانی ممتاز صحافی ڈاکٹر اشرف علی بستوی نے یہ انٹرویو لیا۔ انقلاب دہلی کے سینئر صحافی جمیل انصاری، ملت ٹائمز کے ایڈیٹر شمس تبریز قاسمی، معصوم مرادآبادی نے بھی ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کو مبارکباد پیش کی جبکہ شاہد صدیقی ایڈیٹر نئی دنیا و سابق رکن پارلیمنٹ نے اپنے پیام میں کہا کہ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز کے کارنامے پر ان کا سر فخر سے اونچا ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز نے لگ بھگ 25 برس نئی دنیا کے لئے نمائندۂ حیدرآباد کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مسجد آمنہ ٹولی چوکی میں شاہ جمال الرحمن مفتاحی کا خطاب

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) حافظ عبد الرحیم خان کی اطلاع کے بموجب مسجد آمنہ پیرا ماؤنٹ کالونی ٹولی چوکی میں بتاریخ 7/مارچ بروز منگل بعد نمازِ عشاء بموقع شب برأت ''جلسہ شب برأت'' منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس جلسہ کو عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم مخاطب فرمائیں گے۔ نمازِ عشاء ان شاء اللہ 8:45/بجے ہوگی۔ عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت و استفادہ کی درخواست ہے۔

کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام اجتماع

حیدرآباد۔ یکم/ مارچ (پریس نوٹ) ڈاکٹر یوسف حامدی معتمد اسٹڈی سرکل کے بموجب اسٹڈی سرکل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام اجتماع بعنوان ''کیا ہجومی تشدد (ماب لینچنگ) کے ذریعہ دہشت گردی کو فروغ'' بتاریخ / 4 مارچ 2023ء بروز ہفتہ بعد مغرب بمقام گلشن خلیل روبرو گارڈن ٹاور تالاب مانصاحبہ زیر صدارت جناب محمد ضیاء الدین نیر صاحب صدر کل ہند مجلس تعمیر ملت منعقد کیا جائے گا۔ اس اجتماع کو مختلف اصحاب فکر و دانشور مخاطب کرینگے۔

تلنگانہ اردو ورکنگ جرنسلٹ یونین نرمل کے ذمہ داروں کی ضلع کلکٹر سے ملاقات اور صحافیوں کے مسائل کے حل کیلئے کی نمائندگی

نرمل: یکم/مارچ (سید عبد العزیز) تلنگانہ اردو ورکنگ جرنلسٹ یونین ضلع نرمل کے نومنتخبہ اراکین کا ایک وفد زیر قیادت ریاستی جنرل سیکرٹری مفتی محمد رئیس الدین

قاسمی مدہولی و ریاستی رکن عاملہ عبد العظیم کے ہمراہ ضلع کلکٹر نرمل جناب کرناٹی ورون ریڈی سے ملاقات کرتے ہوئے تنظیم اور نومنتخبہ اراکین کا تعارف کرایا اس موقع پر ریاستی جنرل سیکرٹری مفتی محمد رئیس الدین قاسمی نے ضلع نرمل کے ورکنگ جرنلسٹس (صحافیوں) کے اکریڈیٹیشن کارڈس کی اجرائی میں ہو رہی تاخیر سے ضلع کلکٹر نرمل کو واقف کروایا اور انپینل اخبارات کے صحافیوں کے کارڈس فی الفور جاری کرنے کی درخواست کی۔ اور ساتھ ہی ساتھ تلنگانہ اردو ورکنگ جرنلسٹ یونین کی اردو صحافیوں کے تئیں ہو رہی ناانصافی کے خلاف ہائی کورٹ میں جاری مقدمہ اور تنظیم کے حق میں عبوری احکامات کی کاپی بھی ضلع کلکٹر کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تنظیم صحافیوں کے حقوق کے لئے ہائی کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے سے بھی گریز نہیں کیا۔

مدرسہ عربیہ مصعب بن عمیرؓ پہاڑی شریف بابا شرف الدینؒ میں معلوماتِ اسلام نمائش کا انعقاد

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) مدرسہ عربیہ مصعب بن عمیرؓ پہاڑی شریف بابا شرف الدینؒ میں طلبہ کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور ان میں اسلامی آداب و اقدار کا شعور بیدار کرنے کی غرض سے ہر سال کی طرح اس سال بھی معلوماتِ اسلام نمائش کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔ مدرسہ کے ذمہ داروں نے اس سال پانچویں معلوماتِ اسلام نمائش کے لیے آداب زندگی کا عنوان متعین کیا۔ مدرسہ عربیہ مصعب بن عمیرؓ کے ناظم مولانا خلیق الرحمن صدیقی مسعودی نے بتایا کہ شہر حیدرآباد کے مضافاتی علاقہ پہاڑی شریف جہاں بالکل غربت و نادار طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد مقیم ہیں ان میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامی شعور کا پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اسی لیے مدرسہ کی جانب سے پچھلے پانچ سالوں سے مختلف عناوین کے تحت معلوماتِ اسلام نمائش منعقد کی جا رہی ہے۔ جس کو پورے علاقے میں پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ایک ایسا مدرسہ جہاں پر بالکل پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے بچے زیر تعلیم ہیں ان سے خود علاقے کے لوگوں کو کوئی امید بھی نہیں ہوتی لیکن مدرسہ کے قابل اساتذہ و ذمہ داران کی مسلسل توجہ نے ان کو اس قابل بنا دیا کہ وہ اس طرح کی نمایاں کوششوں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ مولانا نے یہ بھی بتایا کہ ہر سال جب بھی نمائش منعقد ہوتی ہے تو اطراف و اکناف کے دینی و عصری مدارس کے طلبہ و اساتذہ بھی باضابطہ اس کے مشاہدہ کے لیے آتے ہیں۔ ہر سال عناوین کو بدلنے سے طلبہ میں بھی شعور بیدار ہو رہا ہے۔ الحمدللہ امسال آدابِ زندگی کے متعدد پہلوؤں پر طلبہ نے بہت عمدہ تیاری کی جہاں پر پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک، رہن سہن سے حاصل کیے جانے والے سود پر قرضے اور اس کی تباہ کاریاں، قبرستان کے آداب، دوستی کے آداب، ملاقات کے آداب وغیرہ متعدد ذیلی عناوین کا الگ الگ ماڈلس تیار کیے گئے اور اس سے متعلق احادیث اور اقوالِ زرین کو زبانی طور پر پیش کیا گیا۔ اس نمائش کے انعقاد میں معلمین و معلماتِ مدرسہ نے انتھک کوششیں کیں۔

تلنگانہ حکومت ریاست بھر میں 300 نئے پل تعمیر کرے گی

گزشتہ دو سالوں میں سیلاب کی وجہ سے تقریباً 133 پلوں کو نقصان پہنچا اور 167 مقامات ایسے ہیں جہاں ندیاں بہتی ہیں

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) محکمہ عمارات وشوارع ریاست تلنگانہ کی سڑکوں کو صحیح طور پر مربوط کرنے اور اس کو بہتر بنانے کے لیے تقریباً 300 نئے پل تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ چونکہ ریاست میں گزشتہ دو سالوں میں شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے کئی سڑکوں اور پلوں کو بھاری نقصان پہنچا ہے، اس لیے حکام نے حال ہی میں حکومت کو وزیر عمارات وشوارع کلورٹس اور پلوں کی مرمت کے لیے فنڈز کی درخواست کی ہے۔ آر اینڈ بی حکام نے نئے پلوں کی تعمیر کے لیے ریاست بھر میں مختلف سڑکوں پر 300 مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ گزشتہ دو سالوں میں سیلاب کی وجہ سے تقریباً 133 پلوں کو نقصان پہنچا اور 167 مقامات ایسے ہیں جہاں ندیاں بہتی ہیں، لیکن وہاں پل نہیں ہیں۔ آر اینڈ بی حکام کے مطابق، محکمہ نے ریاستی سڑکوں کا وسیع سروے کرنے کے بعد حکومت پر زور دیا تھا کہ وہ فوری طور پر کم از کم 150 نئے پلوں کی تعمیر جنگی بنیادوں پر شروع کرے، ورنہ اگلے مانسون کے دوران سڑکوں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ حکام نے بتایا کہ تمام نئے پل زمین سے اونچے 10 میٹر سے 50 میٹر کی لمبائی کے ساتھ بنائے جائیں گے تاکہ پانی کے بہاؤ کو محفوظ انداز میں اس کے نیچے سے یقینی بنایا جاسکے، تاکہ شدید بارشوں اور سیلاب کے دوران یہ ڈوب نہ سکے اور نہ ہی بہہ جائے۔

ریاستی حکومت نے پہلے ہی ریاست میں بارشوں سے تباہ شدہ سڑکوں کی مرمت اور پلوں اور پلوں کی تعمیر کے لیے 2500 کروڑ روپیے فنڈ جاری کرنے کے احکامات دیئے ہیں۔ حکومت نے محکمہ آر اینڈ بی سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد سڑکوں کی مرمت اور کلورٹس کی تعمیر کے لیے ٹینڈرز کو حتمی شکل دیں۔ منظور شدہ رقم میں سے 1865 کروڑ روپے سڑکوں کی مرمت کے لیے اور 635 کروڑ روپے پلوں کی تعمیر کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ کریم نگر، عادل آباد، ورنگل، کھمم، میدک، نلگنڈہ، محبوب نگر، عادل آباد، نظام آباد اور رنگا ریڈی (دیہی) سرکلوں میں سڑکوں پر کئی مقامات پر کلورٹس کو شدید نقصان پہنچا۔ حکام کے مطابق، R&B سڑکوں کے کل 27,737.21 کلومیٹر نیٹ ورک میں سے 1675 کلومیٹر 664 مقامات پر بارش کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔ نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا کے تحت کل 1087 کلورٹس اور سڑکوں کو بھی بارش کی وجہ سے نقصان پہنچا۔

نارسنگی کالج میں طالب علم کی خودکشی؛ جامع تحقیقات کرنے وزیر تعلیم سبیتا ریڈی کی ہدایت

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) وزیر سبیتا اندرا ریڈی نے شہر کے نارسنگھی کارپوریٹ کالج میں انٹر اسٹوڈنٹ کی خودکشی کے بارے میں دریافت کیا۔ وزیر نے طالب علم کی خودکشی کی جامع انکوائری کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ واضح رہے کہ خودکشی کی وجوہات معلوم ہونی چاہئیں اور پولیس کو اپنی تفتیش جاری رکھنی چاہیے۔ وزیر سبیتا اندرا ریڈی (تلنگانہ وزیر) نے آئی اے ایس افسر نوین متل کو جلد از جلد انکوائری رپورٹ پیش کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ شہر کے نارسنگھی کے ایک کارپوریٹ کالج میں انٹر کی تعلیم حاصل کرنے والے ساتوک (انٹر اسٹوڈنٹ ساتوک) نے انٹر اسٹوڈنٹ کالج میں پھانسی لگا کر خودکشی کرلی۔ طالب علموں نے الزام لگایا کہ ساتوک نے دباؤ کی وجہ سے یہ ظلم کیا۔ ساتوک کے والدین کے ساتھ طلباء نے بھی احتجاج شروع کر دیا۔ ساتوک کے والدین کالج کے عملے کے رویے سے ناراض ہیں۔ ساتھی طلباء نے الزام لگایا کہ کالج کے عملے کے رویے کی وجہ سے ساتوک نے خودکشی کی۔ طلبہ یونینوں نے ساتوک کے والدین کے دھرنے کی حمایت کی۔ اس سے نرسنگ میں کشیدگی پیدا ہوگئی۔

شہر حیدرآباد کے بازاروں میں کچے آم کی آمد، قیمتوں میں اضافہ

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد میں بازاروں میں کچے آم کی آمد ہوگئی ہے تاہم اس مرتبہ قیمتوں میں اضافہ دیکھا جارہا ہے۔ ہر سال مارچ کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں کچے آم ریاستی دارالحکومت کے بازاروں میں نظر آیا کرتے تھے تاہم اس مرتبہ ان کی جلد آمد ہوگئی ہے۔ گذشتہ سال تلنگانہ میں آم کی پیداوار میں قابل لحاظ کمی دیکھی گئی تھی جس کے سبب اپریل کے اواخر تک بھی آم بازاروں میں نظر نہیں آرہے تھے۔ عموماً شہر کے بازاروں میں تلنگانہ کے مختلف علاقوں سے کچے آم لائے جاتے ہیں تاہم موجودہ طور پر پڑوسی ریاست کرناٹک کے بنگالورو اور دیگر مقامات سے کچے آم حیدرآباد لائے گئے ہیں جس کے نتیجہ میں قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا ہے۔ ایک کچے آم کی قیمت 20 تا 30 روپیے دیکھی جارہی ہے تاہم آئندہ 10 تا 15 دنوں کے دوران اس کی قیمت میں کمی کی توقع تاجروں نے کی ہے۔ ان تاجروں نے کہا کہ تلنگانہ کے مختلف علاقوں سے حیدرآباد کے بازاروں میں کچے آم کی آمد ہنوز نہیں ہوئی ہے۔ اندرون ایک ماہ تلنگانہ کے کچے آم کی آمد بازاروں میں ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ رسال، تیلاگلابی کچے آم بازاروں میں دیکھے جارہے ہیں۔ آئندہ ماہ توقع ہے کہ مزید تین اقسام کے آم کی آمد ہوگی۔ زرعی عہدیداروں نے کہا کہ گذشتہ سال آم کی کم پیداوار کے سبب اس کی قیمت میں اضافہ دیکھا گیا تھا تاہم اس مرتبہ پیداوار میں اضافہ کے نتیجہ میں قیمت میں کمی ہوگی۔

ایرپورٹ تک میٹرو ریل۔ الائنمنٹ کی نشان دہی کے لئے پتھروں کے ذریعہ حدود کا تعین

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد میٹرو ریل کے مینجنگ ڈائرکٹر این وی ایس ریڈی نے کہا ہے کہ ایرپورٹ میٹرو الائنمنٹ کی نشان دہی کرنے کے لئے پتھروں کے ذریعہ حدود کا تعین کیا جارہا ہے۔ ہر 100 میٹر پر حدود کو تعین کرنے والا ایک چھوٹا پتھر اور ہر آدھے کلومیٹر پر ایک بڑا پتھر لگایا جارہا ہے۔ میٹرو الائنمنٹ کے حدود کا تعین کرنے والے ان پتھروں کو رات کے وقت بھی صاف نظر آنے کے لئے رنگ کیا جارہا ہے۔ اس سے سڑک پر ٹریفک کے لئے میٹرو پراجکٹ کے بارے میں مکمل آگاہی ہوگی اور ساتھ ہی اس میں آسانی بھی ہوسکے گی۔ میٹرو ریل کے مینجنگ ڈائرکٹر این وی ایس ریڈی نے کہا کہ ان پتھروں سے جو کہ نئے انداز میں لگائے جارہے ہیں، میٹرو پراجکٹ کے کاموں کا انتظام کرنے میں آسانی ہوگی۔ ایرپورٹ میٹرو پراجکٹ میں نئی پالیسیوں پر عمل کیا جارہا ہے۔ پراجکٹ کے کاموں کو انجام دینے کے لیے رائے درگم سے شمس آباد ایرپورٹ تک مجوزہ 31 کلومیٹر کے راستے کا سروے مکمل کرلیا گیا ہے اور زمین پر پیگ مارکنگ کے نام کے بورڈ لگائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سڑک پر روایتی انجینئرنگ پیگ مارکس کے علاوہ، ریٹرو ریفلیکٹیو شیٹ والے المونیم بورڈز کو درمیان میں لگایا جا رہا ہے تاکہ وہ رات کو بھی دکھائی دیں۔ انہوں نے کہا کہ ایرپورٹ میٹرو کے اسٹارٹنگ پوائنٹ رائے درگم سے ہر 100 میٹر کے فاصلے پر پیگ مارکس لگائے جائیں گے اور اس کے بعد آدھے کلومیٹر پر بڑے بورڈس لگائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سڑک کی تعمیر کے جاری کام کے پس منظر میں فٹ پاتھ کے اطراف بھی پتھر لگائے جارہے ہیں۔ این وی ایس ریڈی نے بتایا کہ ایرپورٹ میٹرو پراجکٹ کے پلرس آوٹر رنگ روڈ کے ساتھ سرویس روڈ کے وسط میں سنٹرل میڈین میں ہوں گے۔ انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ایرپورٹ میٹرو سے متعلق کاموں میں تیزی لائی گئی ہے۔ سروے مکمل ہونے اور باؤنڈری کے پتھر لگانے کے بعد مٹی کے نمونوں کی جانچ کی جائے گی۔ جس جگہ میٹرو کا پلر نصب کیا جائے گا وہاں مٹی کے نمونوں کی جانچ کی جائے گی۔ پہلے مٹی کے نمونوں کی جانچ کی جائے گی جس کے بعد میٹرو کے پلرس کی تعمیر کا کام کیا جائے گا۔

صحافی محمد جاوید علی سے مفتی محمود زبیر قاسمی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کامارپلی کے ذمہ داران کی ملاقات

کامارپلی: یکم/مارچ (پریس نوٹ) زندگی وصحت اللہ کی

بڑی نعمت ہے، صحت کے زمانے میں کئے گئے نیک اعمال کا ثواب بیماری کے زمانے میں بھی ملتا رہتا ہے، مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری صدر جمعیۃ علماء ضلع میدک کی اطلاع کے مطابق محترم مولانا مفتی محمود زبیر قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تلنگانہ وآندھرا، حافظ محمد فہیم الدین منیری ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کامارپلی، مقصود احمد خان ایڈوکیٹ و دیگر ذمہ داران وکارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کامارپلی و جمعیۃ علماء کامارپلی نے محمد جاوید علی نمائندہ سیاست وفاؤنڈر ممبر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کامارپلی کی عیادت کے لئے حیدرآباد میں ملاقات کی، اس موقع پر جناب جاوید علی صاحب کی خدمات کو سراہا گیا، نیک تمناؤں اور خوب دعاؤں سے نوازا گیا، اس موقع پر موصوف نے کہا کہ اللہ کا خاص فضل ہوا کہ پھر سے زندگی عطا فرمائی کہ ابھی روبہ صحت ہورہا ہوں، یہ سب میرے لیے مخلص دینی دوستوں کی دعاؤں ہی کی برکت ہے، مزید مکمل صحت یابی کیلئے تمام دوستوں بالخصوص علماء وحفاظ عظام سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

اگر سی پی آر ٹریننگ کامیاب ہوجائے تو بہت سی جانیں بچائی جاسکتی ہیں: ہریش راؤ

حیدرآباد: یکم/مارچ (عصر حاضر نیوز) میٹرچل میں سی پی آر ٹریننگ پروگرام سے وزیر کے ٹی آر نے کہا کہ بہت سی بیماریاں جسمانی سرگرمی کی کمی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ انہوں نے میٹرچل میں سی پی آر ٹریننگ پروگرام میں وزراء ہریش راؤ اور ملا ریڈی کے ساتھ حصہ لیا۔ کے ٹی آر نے واضح کیا کہ سی پی آر ٹریننگ لوگوں کی جان بچانے کے مقصد سے لائی گئی ہے کیونکہ موجودہ وقت میں بہت سے لوگ ہارٹ اٹیک سے مر رہے ہیں۔ وزیر صحت ہریش راؤ نے کہا کہ ہر روز اوسطاً 4000 لوگ ہارٹ اٹیک سے مرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر سی پی آر کی تربیت کامیاب ہوجائے تو بہت سی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ اچانک دل کا دورہ پڑسکتا ہے، جوان یا بوڑھا کسی کو بھی ہوسکتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق تلنگانہ میں ہر سال تقریباً 25000 لوگ موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سی پی آر کے ذریعے دس میں سے پانچ لوگوں کی جانیں بچائی جاسکتی ہیں۔ یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ علاج گولڈن آور میں کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے یہ تربیتی پروگرام شروع کیا گیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ اس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد، کچی آبادیوں کے مکین اور مسند برادری پر فائز لوگ شرکت کریں گے۔ یہ وضاحت کی گئی ہے کہ یہ سی پی آر ٹریننگ لوگوں کی قیمتی جانوں کو بچانے کے مقصد سے منعقد کی جاتی ہے۔ ورنگل کلکٹریٹ میں ڈی ایم ایچ او کانسٹیبل راج شیکھر نے سی پی آر کا مظاہرہ کیا اور جان بچانے پر ان کی تعریف کی۔ اس موقع پر تلنگانہ حکومت سی ایم کے سی آر کی نگرانی میں صاف ہوا، پانی اور کھانے پینے کی اشیاء فراہم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ کچھ ورزش کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے چاہے آپ کتنے ہی مصروف ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے 28 ہزار طبی عملے کو تربیت دی جائے گی۔ وزیر نے وضاحت کی کہ ایک اچھا عمل شروع کرنا بہت خوش آئند ہے جس سے لاکھوں جانیں بچیں گی۔ اس کے لیے، میرے عزیز، یہ کسی کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے، چاہے وقت کچھ بھی ہو۔ ہمارے ملک میں ہر سال 15 لاکھ لوگ اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مرجاتے ہیں۔ ہر روز 4 ہزار افراد اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مرجاتے ہیں۔ ہم سی پی آر کے ذریعے اس طرح مرنے والے لوگوں کی تعداد کو کم کرسکتے ہیں۔ ہریش راؤ، وزیر صحت نے کہا کہ آج دل کا دورہ پڑنے والے دس میں سے صرف ایک شخص کی جان بچ پاتی ہے جبکہ 9 لوگ بروقت اقدام نہ کرنے کے سبب مر رہے ہیں۔

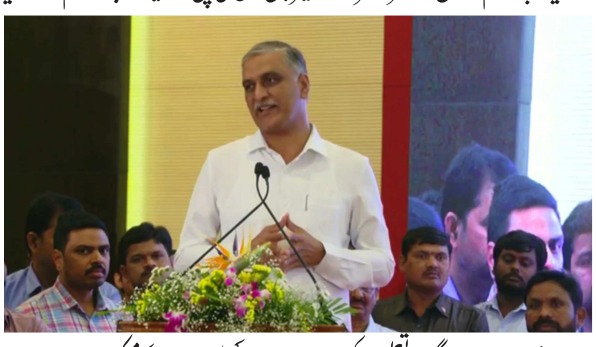

جون پور اور مہاراشٹر میں بی آر ایس کے لیڈروں کا انتخاب

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کی حکمران جماعت بھارت راشٹرا سمیتی کی ملک کی مختلف ریاستوں میں سرگرمیوں میں توسیع کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی کے حصہ کے طور پر پارٹی سربراہ کے چندر شیکھر راو نے اس خصوص میں احکام جاری کئے ہیں۔ حکم نامے کے مطابق ہمانشو تیواری کو بی آر ایس جون پور (اتر پردیش) کا جنرل سکریٹری مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے پڑوسی ریاست مہاراشٹر میں پارٹی کے 6 ڈیویژنل کوارڈی نیٹرس کو بھی مقرر کیا ہے۔ ان میں ڈی ساونت (ناسک ڈیویژن)، بالاصاحب جئے رام دیشمکھ (پونے ڈیویژن)، وجئے تاناجی موہتے (ممبئی ڈیویژن)، سومناتھ تھوراٹ (اورنگ آباد ڈیویژن)، دیانیش واکودکر (ناگپور ڈیویژن) اور نکھل دیشمکھ (امرآباد ڈیویژن) شامل ہیں۔

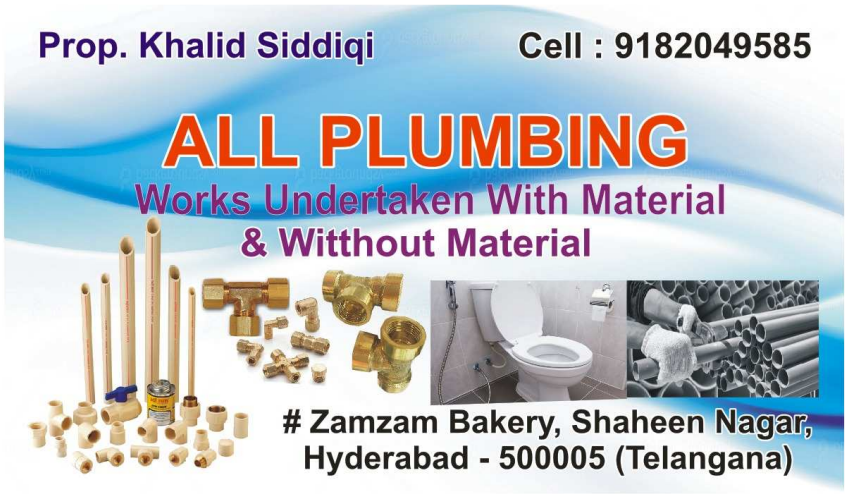

یونیورسٹی کا رخ کرنے والے طلبۂ مدارس کے لیے

نئی دہلی ہندوستان میں مدارس کے بہت سے فارغ التحصیل افراد یونیورسٹیوں میں اپنی تعلیم جاری رکھنے کی خواہش رکھتے ہیں، تاہم ان کے تعلیمی پس منظر اور یونیورسٹیوں کی ضروریات کے درمیان فرق کی وجہ سے داخلہ لینے کے عمل میں انہیں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اب چوں کہ رمضان کا مہینہ چند ہفتوں میں شروع ہو جائے گا اور ہمارے یہاں زیادہ تر مدارس میں تعلیمی سال کا اختتام ہو جائے گا۔ طلبہ آگے بڑھنا تو چاہتے ہیں لیکن انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ملک کی مرکزی یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے کے لیے کیا کریں، کن موضوعات کا انتخاب کریں اور آنے والے سالوں میں کس طرح کے کورسوں کی مانگ ہوگی۔ آج کے کالم میں ہم اسی مسئلے پر گفتگو کریں گے۔ سب سے پہلے یہ یقین پیدا کریں کہ دنیا میں کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے، بس اپنے اندر اعتماد اور ذرا حوصلہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اس کے بعد رہ جاتی ہے انتھک محنت اور ہوش مندی۔ یہ بھی معلوم ہو کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ملک کی بیشتر یونیورسٹیز نے خود ہی ایسے پروگرام متعارف کرانے شروع کر دیے ہیں جن کا مقصد روایتی تعلیمی ماحول سے آنے والے طلبہ کے لیے داخلے کو آسان بنانا ہے۔ ریاستی یا مرکزی کالجوں یا یونیورسٹیوں میں درخواست دینے کے لیے مدرسے کے فارغ التحصیل طلبہ کو بارہویں کے مساوی ایک تسلیم شدہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے، جو ان کی تعلیمی قابلیت کو ظاہر کرتا ہو۔ بعض مدارس کی اسناد کو کچھ یونیورسٹیاں اپنے یہاں داخلے کے لیے تسلیم تو کرتی ہیں لیکن کئی مرتبہ وہاں سے تعلیم کی تکمیل کے بعد بھی ملازمت کے حصول میں انھیں پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ ان کے پاس دسویں اور بارہویں کے اسناد نہیں ہوتے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ سرکاری اداروں سے منظور شدہ اسناد حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ آنے والے دنوں میں کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس کے لیے سی بی ایس ای، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ یا دیگر سرکاری بورڈ کے ذریعہ تسلیم شدہ اداروں سے امتحان دے کر اسناد حاصل کی جاسکتی ہیں، ان اداروں کے اپنے کورس اور اپنے نصاب ہیں۔ یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ این سی ای آر ٹی نصاب متعین کرنے والا قومی ادارہ ہے اور سی بی ایس ای امتحان کے ذریعے دسویں اور بارہویں کی سند فراہم کرنے والا قومی ادارہ ہے۔ مدارس کے طلبہ کو چوں کہ سند کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے انہیں دوران تعلیم ہی ایسے اداروں سے رجوع کر لینا چاہیے، جہاں سے انھیں دسویں اور بارہویں کی سند مل سکے۔ اس سلسلے میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اوپن اسکولنگ سب سے اچھا ادارہ ہے جہاں سے مدارس کے دوران ہی دسویں اور بارہویں کا امتحان دے کر سند حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اس ضمن میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی جانب سے جاری بریج کورس سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے جو اب تک کا سب بہترین متبادل ثابت ہوا ہے۔ اسناد حاصل کرنے کے بعد بات آتی ہے ان یونیورسٹیوں میں داخلہ پانے کے لیے عملی جدوجہد کی۔ تو پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ کسی بھی اچھے کورس میں داخلہ حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انگریزی زبان میں اچھی مہارت ہو، کیوں کہ تقریباً ہر یونیورسٹی میں ذریعۂ تعلیم انگریزی ہی ہے، ساتھ ہی ساتھ عام معلومات، ریاضی اور سائنس بھی بے حد ضروری موضوعات ہیں۔ اس کے لیے کوچنگ کلاسوں کی مدد لی جاسکتی ہے۔ یہاں یہ بھی بات یاد رکھیں کہ اگر آپ نے عربی زبان پر ہی اچھی محنت کر لی ہے اور آپ کو اس زبان میں اظہار خیال پر قدرت حاصل ہے تو یہ بھی اپنے آپ میں بڑی بات ہے اور محض اسی ایک صلاحیت سے آپ کے سامنے ملازمت، بزنس اور کاروبار کے بیشتر مواقع کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ بس اتنا خیال رہے کہ انگریزی کی بھی تھوڑی بہت شد بد ہو تو نور علی نور ہے۔ عرب ممالک کے علاوہ یورپی ممالک میں بھی متعدد شعبوں میں آپ مترجم کی خدمات حاصل کر سکتے ہیں، ملٹی اسپیشلٹی ہسپتالوں اور عالمی منڈی میں بھی مواقع دستیاب ہیں۔ اگر آپ تھوڑی سی محنت کر کے اپنی زبان درست کر لیتے ہیں اور مستند اداروں سے ڈپلوما اور ایڈوانسڈ ڈپلوما وغیرہ کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیتے ہیں تو یہ قدم آپ کے لیے غیر معمولی طور پر کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ خلیجی ممالک کے مقابلے ہندوستان میں سستا علاج فراہم ہونے کی وجہ سے بڑے اور چھوٹے آپریشن کے لیے عرب ممالک سے آنے والے مریضوں کی بڑی تعداد کو عربی مترجم کی فوری ضرورت ہوتی ہے اور دہلی این سی آر کے بعض مہنگے ہسپتال بھی باضابطہ عربی مترجمین کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ اس ضمن میں این سی پی یو ایل سے جاری فنکشنل عربک کورسوں اور کمپیوٹر کورسوں سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے، یہ ادارہ سرکاری ہے اس لیے اس کی اسناد بھی غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں۔ عربی زبان میں لکھنے پڑھنے اور اظہار خیال کی قدرت رکھنے کی وجہ سے عرب ممالک میں بھی داخلے کی راہ ہموار ہوتی ہے، عرب ممالک کی جامعات میں داخلہ، آن لائن فورم اور ریکمنڈیشن (توصیہ) کی بنیاد پر بھی ملتا ہے۔ مدارس و جامعات کے فارغین تخصصات کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ، جامعہ ام القری مکہ مکرمہ، جامعۃ الملک سعود ریاض اور جامع ازہر قاہرہ وغیرہ میں داخلہ لے سکتے ہیں، ان کی ویب سائٹ پر ہر سال اشتہارات آتے ہیں، ان کے ذریعہ فراہم کی گئیں لنکس کے ذریعے داخلے کے لیے اپلائی کر سکتے ہیں، جس میں تمام مصدقہ اسناد اپلوڈ کرنا ہوتا ہے۔ وہاں کی یونیورسٹی کی طرف سے اگر منظوری مل جاتی ہے تو متعلقہ ملک کے سفارتخانے سے رابطہ کرنا ہوتا ہے اور وزارت تعلیم سے تمام اسناد کی تصدیق کرانی ہوتی ہے۔ جہاں تک ہندوستانی یونیورسٹیوں میں داخلے کی بات ہے تو سب سے پہلے کورسیز کے انتخاب کا اور داخلے کی کارروائی کا مرحلہ ہوتا ہے۔ اس کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ ہندوستان کی زیادہ تر یونیورسٹیوں میں درخواست دہندگان کو مختلف مضامین میں علم، استعداد اور مہارت کا مظاہرہ کرنے کے لیے داخلہ امتحان دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مدرسے کے فارغ التحصیل طلبہ، بڑے شہروں جیسے لکھنؤ، دہلی، علی گڑھ اور حیدرآباد وغیرہ میں جاری کوچنگ کلاسز میں شرکت کر کے اور پرانے ٹیسٹ پیپر کے ذریعہ امتحانات کی تیاری کر سکتے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں داخلے کے حوالے سے کاؤنسلنگ اور رہنمائی کے لیے کچھ احباب بہت اچھا کام کر رہے ہیں، ان کے تجربات سے ضرور فائدہ اٹھائیں، اس سلسلے میں ہمارے دوست محمد عادل خان ندوی ہمدرد، خیر خواہ اور قابل اعتماد شخص کے طور پر جانے جاتے ہیں، انہوں نے مدارس کے طلبہ کے لیے آل انڈیا مدرسہ اسٹوڈنٹس فورم بھی بنایا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف وہ تعلیمی کاؤنسلنگ فراہم کر رہے ہیں بلکہ بی اے، برج کورس، پری طب اور شعبۂ قانون وغیرہ کے لیے کوچنگ بھی کرا رہے ہیں، مفت مواد بھی دے رہے ہیں۔ آل انڈیا مدرسہ اسٹوڈنٹس فورم سے بہت سے دیگر فارغین مدارس بھی وابستہ ہیں، جنھیں فیس بک پر فالو کر کے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ موضوعات کا انتخاب بہت سوچ سمجھ کر اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے ساتھ کریں تاکہ تعلیم مکمل ہونے کے بعد پچھتانا نہ پڑے۔ اس کے لیے مدارس کے ہی فارغین یا تعلیمی تبدیلیوں پر نظر رکھنے والے افراد سے رہنمائی اور مدد حاصل کر سکتے ہیں جو داخلے کے عمل اور کارروائی کے بارے میں اچھی معلومات رکھتے ہیں۔ وہ درخواست فارم بھرنے کے وقت اور طریقۂ کار نیز انٹرویو کی تیاری کے بارے میں بہتر رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں مشورے کے لیے بعض اہم افراد کو آن لائن بھی تلاش کیا جاسکتا ہے مثلاً ڈاکٹر ایاز احمد اصلاحی، ڈاکٹر عمیر انس ندوی، ڈاکٹر عمیر منظر، ابوظفر عادل اعظمی، سعید الرحمان چودھری، ایڈوکیٹ ابوبکر سباق، ڈاکٹر سلمان فیصل، افروز عالم ساحل، سعید جونپوری اور سید مکرم نیاز وغیرہ۔ اچھی بات یہ ہے کہ ان میں سے بیشتر حضرات نے یونیورسٹیوں کے حالات اور ماحول کو قریب سے دیکھا ہے اور ساتھ ہی مدارس کے نظام و انتظام اور نصاب و تعلیم سے بھی واقفیت رکھتے ہیں، مزید برآں قوم و ملت کے لیے درمندی بھی رکھتے ہیں اور خاص کر نوجوانوں کو علمی و تعلیمی میدان میں آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا پسند کرتے ہیں اور ہر ممکن تعاون بھی کرتے ہیں۔ تو آپ کو ان سے فائدہ ہی ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستان میں کچھ ایسی یونیورسٹیاں ہیں جو دوسروں کے مقابلے میں مدارس کے فارغین کا زیادہ خیر مقدم کرتی ہیں، ان میں خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی وغیرہ کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ضروری ہے کہ طلبہ ان یونیورسٹیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں جن میں وہ درخواست دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ ان کے مطالبات اور اصول و ضوابط کیا ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ان کے علاوہ دیگر یونیورسٹیاں مدارس کے طلبہ کے لیے زیادہ مفید نہیں ہیں، بہتر یہی ہے کہ آپ درجہ بندی کے حساب سے اچھی یونیورسٹیوں کا انتخاب کریں اور ایک ساتھ کم از کم تین سے چار جگہ درخواست کریں۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ ان یونیورسٹیوں میں آپ کے لیے اردو، عربی، اسلامک اسٹڈیز کے علاوہ بھی بہت سارے شعبے ہیں، اس لیے ان کے دیگر موضوعات کے بارے میں بھی غور و خوض کریں۔ کیوں کہ سائنس کو چھوڑ کر آپ کسی بھی موضوع کا انتخاب کر سکتے ہیں، جن میں سب سے پہلے تو ہیومینٹیز اینڈ سوشل سائنسز ہیں۔ مدارس کے جو طلبہ ہیومینٹیز اور سوشل سائنسز میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، سماجیات، نفسیات، اقتصادیات، فلسفہ اور ادب جیسے کورسوں میں داخلہ کی درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ کورس لبرل آرٹس اور سماجی علوم میں وسیع میدان فراہم کرتے ہیں اور طلبہ کو تعلیم، تحقیق، صحافت اور عوامی خدمت جیسے شعبوں میں کیریئر کے لیے تیار کرتے ہیں۔ اسی طرح متعدد زبانوں میں ادب کے شعبہ میں بھی آسانی سے داخلہ مل جاتا ہے۔ وہ طلبہ جن کو انگریزی، ترکی، فرنچ، عربی، اردو، ہندی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں دلچسپی ہے یا کسی زبان کے سیکھنے میں ان کی کوئی مادی منفعت وابستہ ہے، وہ اپنی پسندیدہ زبانوں کے کورسوں میں داخلہ کی درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ کورس زبان و ادب کی گہری تفہیم اور ترجمہ و تشریح اور تحریر و تقریر میں اچھی صلاحیت و مہارت کے حصول میں ممد و معاون ہیں۔ مدارس کے طلبہ آج کل قانون کے کورس میں بھی داخلہ لے رہے ہیں۔ وہ طلبہ جو قانون میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ بیچلر آف لاز (ایل ایل بی) میں درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ کورس ہندوستانی قانونی نظام، سول قانون، فوجداری قانون اور بین الاقوامی قانون جیسے مضامین کا احاطہ کرتا ہے اور طلبہ کو قانونی پیشے میں کیریئر بنانے کے لیے تیار کرتا ہے۔ تعلیم کا شعبہ بھی اہم شعبہ ہے۔ مدارس کے جو طلبہ درس و تدریس میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ بی اے کر کے بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ) کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ یا گریجویشن کے بغیر، ڈپلوما ان ایلیمنٹری ایجوکیشن (ڈی ایل ایڈ) میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ یہ کورس تعلیمی اصول اور تدریس میں مضبوط بنیادیں فراہم کرتے ہیں اور طلبہ کو اساتذہ، مربیین اور تعلیمی منتظمین کے طور پر کیریئر کے لیے تیار کرتے ہیں۔ مینجمنٹ بھی ایک اچھا متبادل ہو سکتا ہے، جو طلبہ کاروبار اور انتظام میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ مینجمنٹ کے کورس (جیسے بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (بی بی اے) میں داخلہ کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ یہ کورس اکاؤنٹنگ، فنانس، مارکیٹنگ اور انسانی وسائل جیسے مضامین کا احاطہ کرتا ہے۔ موجودہ وقت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ کوئی تکنیکی تربیت ضرور حاصل کر لیں، اگر صرف کمپیوٹر کی بات کریں تو ہزاروں کورسز ہیں، اس بابت روزگار سے جڑنے اور لوگوں کو خود کفیل بنانے کے لیے بہت سی یونیورسٹیاں انٹرپرینورشپ ڈیولپمنٹ کے تحت مختلف قسم کے مہارت پر مبنی (اسکل بیسڈ) پروگرام چلاتی ہیں، جن میں نوجوانوں کو ٹیلرنگ، بیکنگ اور الیکٹرک وغیرہ کے چھوٹے موٹے سرٹیفکیٹ کورس کرائے جاتے۔ ان کی فیس بھی بہت معمولی ہوتی ہے، بلکہ کئی جگہوں پر تو فیس بھی نہیں لی جاتی۔ جو لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کرنا چاہتے اور کاروبار میں توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ ایک بہترین آپشن ہو سکتا ہے کیوں کہ ان میں داخلے کے لیے محض آٹھویں پاس اور بعض جگہوں پر تو ابجد شناسی کی بنیاد پر ہی آپ کو اس کا اہل سمجھ لیا جاتا ہے۔ آج کے کالم میں یہ چند مختصر باتیں اشارہ کے طور پر عرض کی گئی ہیں، اگر آپ مدارس کی تعلیم کے بعد یونیورسٹیوں کا رخ کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے لیے یہ باتیں یقیناً کارآمد ہوں گی۔ باقی آپ کا عزم، محنت، لگن اور آپ کا اپنا جذبہ بلکہ جنون ہی سب کچھ ہے۔ آج کل کے مخصوص حالات میں یہ بات بھی بہت ضروری ہو جاتی ہے کہ کسی بھی قسم کی مایوسی، کمزوری اور حالات کے سامنے سپر ڈال دینے والی ذہنیت بالکل بھی پیدا نہ ہونے دیں۔ مثبت سوچ، سخت محنت اور کارگر منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ کیونکہ زندگی میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو کل کے لیے آج ہی منصوبہ بندی کرتے ہیں اور پھر اس پر یکسوئی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔

تحریر از: محمد علم اللہ

(مضمون نگار جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کے ڈاکٹر کے آر نارائنن سینٹر فار دلت اینڈ مائنارٹیز اسٹڈیز میں پی ایچ ڈی اسکالر ہیں۔)

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

تمام مذہبی پیشواؤں کو جمع کرنے سے حاصل کچھ بھی نہیں!

تحریر: جاوید اختر بھارتی

حال ہی میں دہلی کے رام لیلا میدان میں جمعیۃ علمائے ہند کا چوبیسواں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں کو مدعو کیا گیا تھا اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے شریک بھی ہوئے واہ واہی بھی ہوئی نعرے بازی بھی ہوئی ہنگامہ بھی ہوا توحید کا پیغام بھی دیا گیا حکومت وقت کو متنبہ بھی کیا گیا فرقہ پرستی کی مخالفت بھی کی گئی بین المذاہب اتحاد کا خواب بھی دیکھا گیا اور دکھایا گیا گنگا جمنی تہذیب کا حوالہ بھی دیا گیا اور مستقبل میں گنگا جمنی تہذیب کے فروغ کا عہد بھی دہرایا گیا مگر ان سب کے باوجود جمعیۃ علمائے ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کے خطاب کو متنازع بنانے کی بھرپور کوشش بھی کی گئی اور جین مذہب کے ایک رہنما لوکیش منی نے مولانا ارشد مدنی کی تقریر کو فالتو بھی کہا اور پلیتہ بھی کہا اور سخت تیور دکھاتے ہوئے اور ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے اسٹیج سے اتر کر چلے بھی گئے مولانا ارشد مدنی نے یہی تو کہا تھا کہ ہم نے بڑے بڑے دھرم گروؤں سے پوچھا کہ آخر دنیا کے پہلے انسان منوکس کی عبادت کرتے تھے تو کچھ نے جواب دیا کہ اوم کی عبادت کرتے تھے اور اوم ایک ہے، اس کا نہ کوئی رنگ ہے نہ روپ ہے، بس ایک ہوا ہے اور ہر جگہ موجود ہے،، اگر ایسا ہے تب تو اوم، ایشور، بھگوان، گاڈ، اللہ ایک ہی ہے اور سارے لوگ چاہے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام پہلے انسان ہیں اور پہلے نبی ہیں اور وہ ایک اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اللہ نے حضرت آدم کو بھارت میں اتارا اس طرح ایک اللہ کی عبادت سب سے پہلے بھارت میں شروع ہوئی تو آج تینتیس کروڑ دیوی دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے بتائیں کہ کس کی گھر واپسی ہونی چاہئے مولانا ارشد مدنی کی تقریر میں کہیں سے کسی دوسرے مذہب کی یا اس کے ماننے والوں کی توہین کی جھلک نہیں ہاں ان سے ایک کمی رہ گئی کہ وہ منو کی تشریح نہیں کر سکے کیونکہ بعض چترویدی علماء آدم علیہ السلام کا نام آشو بتاتے ہیں اور وہ منو،، نوح علیہ السلام کو بتاتے ہیں اور حوالہ ہندو مذہب کی کتابوں کا دیتے ہیں لیکن مولانا ارشد مدنی صاحب نے ایسا نہ کر کے میڈیا اور دیگر لوگوں کو نمک مرچ لگانے کا موقع دیدیا کیوں کہ ایک وہ منو جانے جاتے ہیں جنہوں نے منو اسمرتی لکھا ہے جس کی پچھڑے اور دلت مخالفت کرتے ہیں تشریح نہ کرنے کی وجہ سے ہنگامہ برپا ہو گیا اور کہیں فتویٰ جاری ہونے لگا تو کہیں ایک عالم نے اپنی ایک تقریر میں مولانا ارشد مدنی کی شان میں انتہائی گھٹیا لفظ کا استعمال کیا جبکہ یہ بھی قابل مذمت ہے اور مولانا ارشد مدنی اگر خود ان کی جماعت کے ہوتے تو انہیں آل رسول کہتے اور ان کا بچاؤ کرتے کیونکہ مولانا ارشد مدنی بھی سید ہیں اور مسلمانوں کے ایک بہت بڑے طبقے میں سید برادری کو آل رسول مانا جاتا ہے۔

یہ سبق ہے اور درسِ عبرت ہے کہ جن لوگوں کو آپ اپنا ساتھی، شریک، اتحادی اور بھائی بنانا چاہتے ہیں ان کے ذہن میں آپکے لیے نفرت اور دل میں آپکی حقارت اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ آپکی ہزاروں عوام کے سامنے آپ کے ہی اسٹیج پر آپ سے بدتمیزی کرنے سے بھی باز نہیں آرہے ہیں،

جمعیۃ علمائے ہند کے سب سے بڑے اسٹیج پر پیش آنے والا یہ واقعہ ناخوشگوار نہیں بلکہ سبق آموز ہے، مجھے امید ہے کہ اس سے ہمارے لوگوں کی آنکھیں کھلیں گی اور وہ موجودہ سنگھی عہد کی ہندوتوائی گنگا۔ جمنی تہذیب کا اصل مطلب سمجھ سکیں گے۔

میرا یہ احساس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھارتی مسلمانوں کے سب سے بڑے اسٹیج پر اس واقعے کی رونمائی کے ذریعے مسلمانانِ ہند کو بہت ہی صاف صاف پیغام کے ذریعے رہنمائی کی ہے، مسلمانوں کی ترقی و سربلندی اور امن و انصاف کے لیے کفر کا سہارا کھوکھلا ہے، خاص طور پر جب نظریاتی شرک برسر اقتدار ہو تو کفر و ایمان کا اتحاد فطری طور پر ناممکن ہے جب تک کہ اہلِ ایمان زمینی سطح پر اپنی ایمانی طاقت کا اسلامی بنیادوں پر لوہا نہ منوالیں۔

ظاہر بات ہے کہ آپ اسے قرآن مجید ہی دیں گے اب اسے پڑھنے کے بعد وہ شخص آپ سے پوچھ بیٹھے کہ حضرت آپ نے مجھے جو کتاب پڑھنے کے لئے دیا ہے تو کیا آپ نے بھی اسی قرآن کو پڑھ کر دین اسلام کو سمجھا ہے اور آپ جس طرح زندگی گزار رہے ہیں تو کیا اسی قرآن سے پڑھ کر اور سمجھ کر گزار رہے ہیں تو کیا آپ کے پاس کوئی جواب ہوگا؟

اس لئے کہ قرآن میں تو وعتصموا بحبل اللہ بھی ہے، کنتم خیر امت اخرجت للناس بھی ہے، ولا تہنو ولا تحزنو وانتم الاعلون بھی ہے وغیرہ وغیرہ اس طرح کی بہت سی آیتیں ہیں اشارتاً اتنا ہی کافی ہے وہ شخص پوچھ بیٹھے کہ مسلمان اتنے فرقوں میں کیوں بٹا ہے، ایک دوسرے پر لعن و طعن و تکفیر کے جملے کیوں استعمال کرتا ہے، دنیا بھر میں مسلمانوں کی رسوائی کیوں ہو رہی ہے اور عرصہ حیات تنگ کیوں کیا جا رہا ہے، خصوصاً ہندوستان میں تمہاری سیاسی شناخت کیوں نہیں ہے جبکہ قرآن تو تمہاری سربلندی کا اعلان کر رہا ہے اور حال یہ ہے کہ کسی ملک میں حکومت ہے بھی تو کوئی دم خم نہیں ہے تو آپ کے پاس کوئی جواب ہے یا جواب ہوگا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی جواب نہیں ہے،، اس لئے ضروری ہے کہ ہم وہ طریقہ اختیار کریں کہ اس سے متعلق کوئی سوال کرے تو ہم سینہ ٹھونک کر جواب دے سکیں کیونکہ ایک ہی سینے میں خوف خدا اور دنیا کا خوف دونوں نہیں رہ سکتا،، اللہ کو راضی کرنے کا اور دنیاوی شخصیات کی چمچہ گیری و چاپلوسی ایک ہی سینے میں ایک ساتھ نہیں ہو سکتا اسی لئے کہا گیا ہے کہ جو ڈر گیا وہ مومن نہیں اور جو مومن ہے اسے دنیاوی شخصیات کی ناراضگی کا غم نہیں کیونکہ جو حق ہے تو حق ہے۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ہم مسلکی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے اسٹیج تیار کریں کل مسلکی کانفرنس کا انعقاد کریں ایک دوسرے کے پروگرام میں مدعو کرنے اور شریک ہونے کی راہ ہموار کریں مسلمانوں میں جو مختلف طبقات ہیں ان طبقات کی جو صنعتیں ہیں اس کے فروغ کے لئے اور انہیں سرکاری مراعات و سہولیات فراہم کرانے کے لئے مضبوط لائحہ عمل تیار کریں اور حکومت کے سامنے پیش کریں اس اقدام سے آخر مسلمان ہی تو مضبوط و خوشحال ہوگا ساتھ ہی ساتھ مدارس کے نصاب میں آباؤ اجداد کی تاریخ کو شامل کریں تحریک آزادی میں مسلمانوں کا کیا کردار تھا اس سے قوم کو روشناس کرائیں تاکہ کل قوم کے کسی بھی فرد سے کوئی شخص کسی طرح کا سوال کرے تو وہ بلا جھجک سوالوں کا جواب دے سکے اور ساتھ ہی اب تہیہ کر لینا چاہئے کہ دیگر دھرم گروؤں کو ایک اسٹیج مدعو نہیں کرنا ہے اس لئے کہ یہ ایک نمائش کے سوا کچھ نہیں ہے اس سے کچھ بھی حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

چلتی ڈی سی ایم وین میں اچانک آگ لگ گئی

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے نواحی علاقہ اُپل میں چلتی ڈی سی ایم وین میں اچانک آگ لگ گئی۔ ذرائع کے مطابق بدھ کی صبح ناگول علاقہ سے یہ ڈی سی ایم پرانے پیپر کے لوڈ کے ساتھ سکندرآباد کی سمت جارہی تھی کہ اس گاڑی کے اپل چوراستہ پر پہنچنے پر گاڑی کے کیبن میں اچانک آگ لگ گئی۔ یہ دیکھ کر ڈرائیور نے چوکسی اختیار کرتے ہوئے گاڑی روکی اور اپنی جان بچانے کے لئے نیچے کود گیا۔اس واقعہ کی اطلاع پر فائر بریگیڈ کے عملے نے وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا تاہم تب تک یہ گاڑی جل کر مکمل طور پر خاکستر ہوگئی تھی۔

بیڈمنٹن کھیلنے کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے ایک شخص کی موت

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) بیڈمنٹن کھیلنے کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے ایک شخص کی موت ہوگئی۔ یہ واقعہ تلنگانہ کے سکندرآباد کے لالہ پیٹ میں واقع پروفیسر جئے شنکر اسٹیڈیم میں پیش آیا۔اس شخص کی شناخت 39 سالہ پرمیش یادو کے طور پر کی گئی ہے جو اسٹیڈیم میں بیڈمنٹن کھیل رہا تھا کہ اچانک وہ گر پڑا اور اس کی موت ہوگئی۔ اطلاع ملنے پر لالہ گوڑہ پولیس موقع پر پہنچ گئی جس نے مقدمہ درج کرکے تمام زاویوں سے جانچ شروع کردی۔ پرمیش کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سکندرآباد کے گاندھی اسپتال کے مردہ خانہ میں محفوظ کردیا گیا۔ پرمیش ملکا جگری کا رہنے والا تھا۔

جرائم وحادثات

نارسنگی میں انٹرمیڈیٹ کے ایک طالب علم کی کلاس روم میں خودکشی، اسٹاف پر مقدمہ درج

حیدرآباد یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے نواحی علاقہ نارسنگی میں انٹرمیڈیٹ کے ایک طالب علم نے کلاس روم میں خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ کل شب پیش آیا۔اس طالب علم جس کی شناخت ایس سواتک کے طور پر کی گئی ہے، نارسنگی میں ایک پرائیویٹ کالج سے انٹرمیڈیٹ کی تعلیم حاصل کررہا تھا اور ہاسٹل میں مقیم تھا۔کل شب تقریبا 10:30 بجے اس نے کلاس روم کے سیلنگ فین سے پھانسی لے کر خودکشی کرلی۔اس کو اسپتال منتقل کیا گیا جہاں اس کو مردہ قرار دیا گیا۔اس کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے عثمانیہ اسپتال منتقل کردیا گیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرلیا۔منگل کو اساتذہ کی طرف سے مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے کے سبب انٹرمیڈیٹ کے ایک طالب علم ایس ساتھوک کی خودکشی کے بعد، نرسنگی پولیس نے ایک پرائیویٹ کالج کے پرنسپل اور عملے کے خلاف مقدمہ درج کیا اور بدھ کو انہیں حراست میں لے لیا۔کالج کے پرنسپل اور ایڈمن اور سٹاف کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔کشیدگی اس وقت پھیل گئی جب خاندان کے افراد، رشتہ داروں اور طلباء تنظیموں نے نرسنگی اور کالج کے احاطے میں سڑک پر احتجاج کیا اور انتظامیہ کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ساتھوک نارسنگی کے ایک پرائیویٹ کالج سے انٹرمیڈیٹ فرسٹ ایئر کررہا تھا اور ایک ہاسٹل میں رہتا تھا۔تقریباً 10:30 بجے، لڑکے نے مبینہ طور پر کلاس روم میں چھت کے پنکھے سے رسی کا استعمال کرتے ہوئے خود کو لٹکا لیا۔اس کی اطلاع ملتے ہی نوجوان کو ہسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔

شادی سے انکار، برہم نوجوان نے سرعام چاقو سے 16 وار کرکے لڑکی کا قتل کردیا، ملزم اور مقتولہ کا اے پی سے تعلق

بنگلور: یکم مارچ (ذرائع) شادی سے انکار پر ایک برہم نوجوان نے اپنی ہی ریاست آندھرا پردیش سے تعلق رکھنے والی لڑکی کا کرناٹک کے دارالحکومت بنگلورو میں 16 مرتبہ چاقو سے وار کرتے ہوئے بڑی ہی بے دردی کے ساتھ قتل کردیا۔اس واردات کے ساتھ ہی علاقہ میں سنسنی پھیل گئی۔مقتولہ کی شناخت 28 سالہ لیلا پویترا کے طور پر کی گئی ہے۔ یہ واردات مشرقی بنگلور کے جیون بیمہ نگر پولیس اسٹیشن حدود میں کل شب پیش آئی۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم کی شناخت دینا کر کے طور پر کی گئی ہے جو لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا تاہم لڑکی نے شادی سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ اس کے خاندان کو اس سے شادی پر اعتراض ہے۔منگل کی شب جب لڑکی اپنا کام ختم کرکے دفتر سے باہر نکل رہی تھی تو ملزم اس کے پاس پہنچا اور اس سے بات چیت کرتے ہوئے اس سے شادی کرنے کی خواہش کی تاہم لڑکی نے اس شادی سے انکار کردیا اور کہا کہ اس کے والدین اس شادی کے خلاف ہیں جس پر برہمی کے عالم میں ملزم نے اپنے ساتھ لائی چاقو نکال کر لڑکی پر تمام کی موجودگی میں سرعام بڑی ہی بے دردی کے ساتھ 16 وار کئے جس کے نتیجہ میں وہ شدید زخمی ہوگئی۔اس کو علاج کے لئے اسپتال منتقل کیا گیا جہاں ڈاکٹرس نے اس کا معائنہ کرنے کے بعد اس کو مردہ قرار دیا۔ ذرائع کے مطابق ملزم اور مقتولہ پانچ سال ایک ساتھ زندگی گذار رہے تھے۔ان کی ملاقات ایک کمپنی میں ہوئی تھی۔ بعد ازاں بنگلورو میں مختلف مقامات پر یہ دونوں رہنے لگے اور الگ الگ کمپنیوں میں کام کرنے لگے۔ دینا کرکو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرلیا۔

کھیل کی خبریں

اندور ٹیسٹ: آسٹریلوی اسپنرز کے سامنے بھارت بے بس، 109 رن پر ڈھیر

ہندوستان نے ٹاس جیت کر بیٹنگ کا فیصلہ کیا، آسٹریلیا 156/4 پہلی اننگز میں 47 رنوں کی سبقت

اندور، یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) بارڈر گواسکر ٹرافی کے تیسرا ٹیسٹ میچ جو اندور میں کھیلا جارہا ہے اس میچ کی پہلی اننگز میں ہندوستانی ٹیم کی حالت خراب ہے۔ ٹیم انڈیا کی پہلی اننگ محض 109 پر سمٹ گئی۔کوئی بھی ہندوستانی بلے باز ٹرن اور ناہموار اچھال کے ساتھ پچ پر ڈٹ کر کھڑا نہیں رہ سکا۔ہندوستان نے ٹاس جیت کر خشک پچ پر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا لیکن اس کے بعد جو ہوا وہ حیران کن تھا۔پچ گیند کو بھاری ٹرن اور غیر مساوی اچھال دے رہی تھی۔اسپنرز میدان پر اس قدر حاوی تھے کہ محض 45 رن پر نصف میزبان ٹیم واپس لوٹ چکی تھی۔لنچ تک ہندوستان نے مزید 84 رنوں پر 7 وکٹیں گنوادی تھیں اور اس کے بعد 109 رن پر ڈھیر ہوگئی۔ آسٹریلیا کی شاندار گیند بازی کے سامنے ٹیم انڈیا کچھ نہ کرسکی اور 109 رن کا اسکور بھی بمشکل ہی بن سکا۔ہندوستان کی جانب سے اس اننگ میں سب سے زیادہ اسکور راٹ کوہلی نے کیا انہوں نے 22 بنائے۔آخر میں اومیش یادو نے 17 رن بنا کر ٹیم انڈیا کو 100 رن کے پار پہنچنے میں مدد کی۔آسٹریلیا پہلی اننگز میں جوابی کھیل کھیلتے ہوئے چار وکٹوں کے نقصان کے ساتھ 156 رن بنائے ہیں۔آسٹریلیا کو پہلی اننگز میں 47 رنوں کی سبقت حاصل ہوچکی ہے۔عثمان خواجہ کی 60 رنوں کی اننگز نے آسٹریلیا کو ایک مضبوط موقف دے دیا ہے۔ہندوستانی کپتان روہت شرما نے بدھ کو بارڈر گواسکر ٹرافی کے تیسرے ٹیسٹ میں آسٹریلیا کے خلاف ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔روہت نے ٹاس کے بعد کہا،" ہم پہلے بلے بازی کریں گے۔اس ڈریسنگ روم میں حوصلے بہت بلند ہیں۔کھلاڑیوں کو اپنی صلاحیتوں پر اعتماد ہے جو آگے بڑھنے کے لئے اچھی بات ہے۔ہم نے (یہاں) کافی کرکٹ کھیلی ہے لیکن یہ (پچ) کچھ مختلف ہے، پچ تھوڑی خشک لگ رہی ہے اور ہمیں اس کے مطابق ایڈجسٹ کرنا پڑے گا، ہم نے ٹیم میں دو تبدیلیاں کی ہیں۔کے ایل راہل کی جگہ شبمن گل آئے ہیں۔ہم نے محمد شامی کو آرام دیا ہے اور امیش یادو کو ٹیم میں جگہ دی ہے۔" آسٹریلیا کے کپتان اسٹیو اسمتھ نے کہا،" پچ بہت خشک لگ رہی ہے اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ روہت نے پہلے بلے بازی کا انتخاب کیا۔امید ہے کہ ہم جلد ہی اپنی صلاحیتیں دکھائیں گے اور ہندوستانی بلے بازوں کو دباؤ میں آوٹ کریں گے۔مچل اسٹارک اور کیمرون گرین کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔آسٹریلیا الیون: عثمان خواجہ، ٹریوس ہیڈ، مارنس لیبوشین، اسٹیو اسمتھ (کپتان)، پیٹر ہینڈز کومب، کیمرون گرین، ایلکس کیری (وکٹ کیپر)، مچل اسٹارک، نیتھن لیون، ٹوڈ مرفی، میتھیو کونہیمن۔انڈین الیون: روہت شرما (کپتان)، شبمن گل، چیتیشور پجارا، وراٹ کوہلی، شریاس ایئر، رویندر جڈیجہ، شریکر بھرت (وکٹ کیپر)، اکشر پٹیل، روی چندرن اشون، امیش یادو، محمد سراج۔

کشمیر سے کنیا کماری تک ایشیا کی سب سے طویل سائیکل ریس بخشی اسٹیڈیم سے روانہ

سری نگر، یکم مارچ (ایجنسیز) کشمیر سے کنیا کماری تک ایشیا کی سب سے طویل سائیکل ریس کو بدھ کی صبح یہاں بخشی اسٹیڈیم سے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا۔اس موقعے پر صوبائی کمشنر کشمیر وجے کمار بدھوری نے میڈیا کے ساتھ بات کرتے ہوئے کہا کہ آج کی جو یہ ریس ہے یہ دکھاتی ہے کہ اس کے لئے بہت زیادہ جذبہ درکار ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر جذبہ موجود ہے تو کچھ کیا جاسکتا ہے۔موصوف صوبائی کمشنر نے کہا کہ جموں وکشمیر کے نوجوان سپورٹس میں بہے بہت آگے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سپورٹس کے مختلف شعبوں میں اپنا نام کمایا جاسکتا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ ہمارے سپورٹس کونسل بہت ہی سرگرم ہیں اور تمام پنچایتوں میں کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں اگر کہیں نہیں بنا تو مجھے اس کے بارے میں مطلع کیا جائے۔سرمائی تعطیلات کے بعد اسکول دوبارہ کھلنے کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر بدھوری نے کہا کہ اسکولوں کے کھلنے کے لئے تمام تر تیاریاں کی گئی ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسکول ٹائمنگ میں تبدیلی کی گئی ہے تاکہ سمارٹ سٹی کے پیش نظر جو کئی کام چل رہے ہیں، اس سے ٹریفک جام کا مسئلہ پیش نہ آسکے۔

سچن ٹنڈولکر کی پچاسویں سالگرہ پر وانکھیڑے اسٹیڈیم میں لگے گا ان کا مجسمہ

ممبئی: یکم مارچ (ذرائع) ہندوستان کے مایہ ناز سابق کرکٹر سچن تندولکر کو کرکٹ کا 'بھگوان' کہا جاتا ہے۔ رواں سال 23 اپریل کو وہ 50 سال کے ہوجائیں گے۔ایسے میں انھیں خاص تحفہ دینے کی تیاری کی گئی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم میں ان کا مجسمہ لگایا جائے گا۔سچن تندولکر کو یہ اعزاز کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے تقریباً 10 سال بعد ملنے والا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انھوں نے اپنے کیریر کا آخری میچ اسی میدان پر کھیلا تھا اور یہیں انھوں نے کیریر کی شروعات بھی کی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سچن تندولکر کے آدم قد مجسمہ کی رونمائی 23 اپریل کو ان کے پچاسویں یوم پیدائش کے موقع پر کی جائے گی، یا پھر رواں سال ہونے والے یک روزہ عالمی کپ کے دوران عمل میں آئے گی۔ یہ مجسمہ کس مقام پر لگایا جائے گا، اس کی نشاندہی سچن تندولکر نے خود کی ہے۔اس کے لیے وہ اپنی بیوی انجلی کے ساتھ ممبئی کے وانکھیڑے اسٹیڈیم پہنچے تھے اور ان کے ساتھ ممبئی کرکٹ ایسوسی ایشن کے سربراہ امول کالے بھی تھے۔وانکھیڑے اسٹیڈیم میں اپنا مجسمہ لگائے جانے پر سچن تندولکر نے خوشی کا اظہار کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ یہ عمل ان کے لیے ایک خوشگوار تحفہ ہے۔وہ کہتے ہیں کہ" مجھے اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں تھا اور میں خود اسٹیچو کی بات سن کر حیران ہوں۔" سچن تندولکر پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ" میرے کوچ رما کانت آچریکر نے اسی میدان پر میرے اندر کرکٹ کے تئیں دلچسپی جگائی تھی اور پھر میں اس کھیل میں اپنا کیریر بنانے کے لیے جی جان سے مصروف ہوگیا تھا۔یہی وجہ ہے کہ یہ میدان میرے لیے خاص ہے اور یہاں پر اسٹیچو دیکھنا بڑی بات ہے۔" قابل ذکر ہے کہ وانکھیڑے اسٹیڈیم میں پہلی بار کسی کھلاڑی کا مجسمہ لگایا جارہا ہے۔ویسے اس اسٹیڈیم میں سچن تندولکر کے نام سے پہلے ہی ایک اسٹینڈ موجود ہے۔

ملک میں امن وامان، آپسی بھائی چارہ اور مذہبی اتفاق واتحاد ہی ہندوستان کی پہچان

کے ایم جی ملک فوڈ لمیٹڈ کے چیرمین بسودیو گرگ اور نائب صدر ساجد چودھری کی مولانا محمود مدنی سے ملاقات

نئی دہلی، یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) ملک میں امن و امان، آپسی بھائی چارہ اور مذہبی اتفاق و اتحاد ہی ہندوستان کی شناخت ہے ہندوستان کی سالمیت، استحکام اور خوش حالی کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں بھائی چارہ اور امن و امان کی فضا قائم ہو اور انصاف کا بول بالا ہو ان خیالات کا اظہار کے ایم جی ملک فوڈ لمیٹڈ کے چیرمین بسودیو گرگ اور نائب صدر ساجد چودھری نے جمعیت علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمود مدنی سے ملاقات کے دوران کیا۔ ملک کی موجودہ صورت حال پر مولانا محمود مدنی سے ملاقات کے دوران ملک کو فرقہ پرست عناصر سے لاحق خطرات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ان تینوں اہم شخصیات نے اس بات سے اتفاق کیا کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے امن وامان کی فضا قائم کرنا لازمی ہے اور فرقہ پرست عناصر کی حوصلہ شکنی ضروری ہے۔ کوئی بھی ملک اسی وقت ترقی سے ہمکنار ہوتا ہے، جب وہاں رہنے والے ہر شخص کو انصاف ملے اور بغیر مذہبی تفریق سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ دریں اثناء کے ایم جی ملک فوڈ لمیٹڈ کے نائب صدر ساجد چودھری نے کہا کہ ہمارا ملک مختلف مذاہب کا ایک خوب صورت گلدستہ ہے، جس بات کا اعتراف پوری دنیا کرتی ہے۔ ہمیں اس گلستان کو فرقہ پرست طاقتوں سے ہر قیمت پر بچانا ہے اور ملک میں امن و امان کی فضا قائم کرنی ہے۔ کچھ لوگ اس عظیم جمہوری ملک اور گنگا جمنی تہذیب کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، جنھیں ہمیں ہر صورت میں ناکام بنانا ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جب کسی ملک کے شہریوں میں بے چینی، ظلم وتشدد اور ناموافق حالات پیدا ہوئے تو ترقی کی رفتار رک جاتی ہے، خوش حالی دم توڑ دیتی ہے اور ہر طرف افراتفری اور خوف کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر میں مولانا محمود مدنی نے ملک میں بھائی چارہ اور امن واتحاد کے لیے دعا کی اور اس سمت میں مل کر کام کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل گوتیرس کا 6 سال میں پہلا دورہ عراق

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتیرس 6 سال میں عراق کے اپنے پہلے دورے پر منگل کی شام بغداد پہنچے، دورے کا مقصد ملک میں قیام امن کے لیے "کوششوں کی حمایت" کرنا ہے۔ ان کے دفتر سے شائع ہونے والے ایک بیان کے مطابق، "یہ یکجہتی کا دورہ ہے۔ عراق میں عوام اور جمہوری اداروں کے ساتھ یکجہتی، اور یکجہتی کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ ملک کے اداروں کے استحکام کی حمایت کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔" اپنے بیان میں، سیکرٹری جنرل نے "اس اعتماد کا اظہار کیا کہ عراقی کھلے اور جامع مذاکرات کی بدولت ان مشکلات اور چیلنجوں پر قابو پالیں گے جن کا انہیں سامنا ہے۔" عراقی حکومت کی جانب سے ملک چھوڑ کر جانے والے اپنے شہریوں کی وطن واپسی کی کوششوں کی حمایت پر زور دیتے ہوئے سیکرٹری جنرل نے اس امید کا اظہار کیا کہ عراق میں "ٹھوس جمہوری اداروں کے ساتھ امن اور خوشحالی کا مستقبل" ہوگا۔ اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن دوجارک نے ایک بیان میں کہا، "سیکرٹری جنرل تمام عراقی شہریوں کے لیے امن، انسانی حقوق اور پائیدار ترقی کے فروغ کے لیے عراق کی کوششوں کی حمایت کے اقوام متحدہ کے عزم کا اعادہ کرنے کے لیے عراق میں موجود ہیں۔" انہوں نے کہا کہ گتیرس بغداد میں "عراق وزیر اعظم محمد شیّاع السوڈانی اور متعدد دیگر عہدیداروں سے ملاقات کریں گے جن میں خواتین اور نوجوانوں کے حقوق کا دفاع کرنے والی تنظیموں کے نمائندے بھی شامل ہیں، اس کے علاوہ وہ عراقی دارالحکومت میں اقوام متحدہ کے عملے سے بھی ملاقات کریں گے"۔ عراقی وزارت خارجہ کے ترجمان احمد الصحاف نے کہا کہ گوتریس کا دورہ عراقی حکومت کی ہر سطح پر کوششوں کی حمایت کے تناظر میں ہے۔ عراقی خبر رساں ایجنسی نے الصحاف کے حوالے سے کہا کہ یہ دورہ "عراق کی جانب سے ادا کیے گئے متوازن کردار کا اظہار ہے جس سے بین الاقوامی امن اور سلامتی میں اضافہ ہوتا ہے۔" جمعرات کو، گتیرس اربیل جانے سے پہلے شمالی عراق میں بے گھر ہونے والے افراد کے کیمپ کا دورہ کریں گے، جہاں وہ کردستان کی علاقائی حکومت کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے۔ عراق سے سیکرٹری جنرل کم ترقی یافتہ ممالک کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے قطر جائیں گے۔

کم کیلوری والی مصنوعی مٹھاس دل کا دورہ اور فالج کا خطرہ بڑھا سکتی ہے: تحقیق

ایک نئی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ تیار شدہ کھانوں، شوگر فری پروڈکٹس اور ڈائٹ ڈرنکس میں پائی جانے والی مٹھاس سے لوگوں میں دل کے دورے اور فالج کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ ایریتھریٹول ایک قدرتی چینی الکحل ہے جو بہت سی سبزیوں اور پھلوں میں پایا جاتا ہے اور یہاں تک کہ انسانی جسم میں بھی کم مقدار تیار کیا جاتا ہے لیکن یہ کھانے اور مشروبات میں مٹھاس کے طور پر بھی شامل کیا جاتا ہے اور عام طور پر چینی کے 'کم نقصان دہ' متبادل کے طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ ایریتھریٹول چینی کے مقابلے میں قریباً 70 فی صد میٹھا ہے جبکہ اس میں صرف چھے فی صد کیلوریز ہوتی ہیں، جس سے یہ زیرو کیلوری انرجی ڈرنکس جیسی غذائی مصنوعات کے لیے ایک مقبول انتخاب بن جاتا ہے۔ جریدے نیچر میڈیسن میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تیار شدہ کھانوں (پروسیسڈ فوڈز) یا مشروبات میں شامل کی جانے والی مٹھاس کی زیادہ مقدار جسم میں خون کے لوتھڑے بننے کے خطرے کو بڑھا سکتی ہے۔ امریکا کے کلیولینڈ کلینک کی ایک ٹیم نے ایک ہزار سے زیادہ ایسے افراد کے خون کا تجزیہ کیا جو دل کے خطرے کی تشخیص سے گزر رہے تھے۔ انھوں نے دریافت کیا کہ جن لوگوں میں ایریتھریٹول کی سطح بلند تھی ان میں اگلے تین سال میں دل کے دورے اور فالج کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔ محققین نے یہ بھی دریافت کیا کہ انھوں نے خون کے پلیٹلیٹس میں میٹھا شامل کیا تو ایریتھریٹول پلیٹلیٹس کے تیزی سے جمنے کا سبب بنے۔ پلیٹلیٹس خلیوں کے ٹکڑے ہوتے ہیں جو خون کو بہنے سے روکنے کے لیے ایک ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ اس مطالعہ کے آخری حصے میں محققین نے آٹھ صحت مند رضاکاروں کو 30 گرام ایریتھریٹول میٹھا مشروب دیا۔ تجزیے سے پتا چلا کہ اگلے دو سے تین دنوں میں، شرکاء کے خون میں ایریتھریٹول کی سطح اس حد سے زیادہ تھی جو جمنے کے خطرے کو بڑھانے کے لیے جانی جاتی ہے۔ تحقیق کے سینیر مصنف ڈاکٹر اسٹینلے ہیزن کا کہنا تھا کہ "اس تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ جب شرکاء نے مصنوعی طور پر میٹھا مشروب پیا جس میں بہت سے پروسیسڈ فوڈز میں پائی جانے والی ایریتھریٹول کی مقدار پائی گئی، تو خون میں کئی دنوں تک نمایاں طور پر بلند سطح دیکھی گئی"۔ یہ ضروری ہے کہ عام طور پر مصنوعی مٹھاس کے طویل مدتی اثرات کی جانچ پڑتال کرنے کے لیے مزید حفاظتی مطالعات کیے جائیں، اور خاص طور پر ایریتھریٹول سے دل کے دورے اور فالج کے خطرات کی جانچ کی جائے۔ بالخصوص ان لوگوں میں جن میں دل کی بیماری کا زیادہ خطرہ ہے۔ لیکن دیگر ماہرین نے نتائج پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایریتھریٹول کو ممکنہ طور پر نقصان دہ قرار دینے سے پہلے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ امریکن کالج برائے کارڈیالوجی کے نیوٹریشن اینڈ لائف اسٹائل ورک گروپ کی چیئرپرسن ڈاکٹر کیرن ایسپری کا کہنا ہے: "اس وقت، مجھے لگتا ہے کہ اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال خواہ وہ کسی پاور بار میں ہو، جو آپ کھاتے ہیں یا آپ اسے اپنی کافی یا چائے میں ڈالنے کے لیے دانے دار شکل کا استعمال کرتے ہیں یا کبھی کبھار اپنے دلیہ کے ساتھ کھاتے ہیں، تو مجھے نہیں لگتا کہ اس وقت اس سے کوئی پریشان کن بات ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ مزید مطالعہ کی ضرورت ہے۔ کیلوری کنٹرول کونسل کے مطابق ایریتھریٹول 30 سے زیادہ سال سے تجارتی طور پر تیار کیا جا رہا ہے اور 50 سے زیادہ ممالک میں صنعتی مٹھاس کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس نے ایک بیان میں کہا کہ "ایریتھریٹول کے اس کے مطلوبہ استعمال کی شرائط کے تحت کھانے کے اجزاء کے طور پر محفوظ ہونے کی تصدیق انسانی اور جانوروں کی حفاظت کے متعدد مطالعات سے ہوتی ہے۔ ان میں مختصر اور طویل مدتی خوراک، کثیر نسل کی افزائش اور ٹیراٹولوجی (پیدائشی خرابیوں) کے مطالعے شامل ہیں"۔

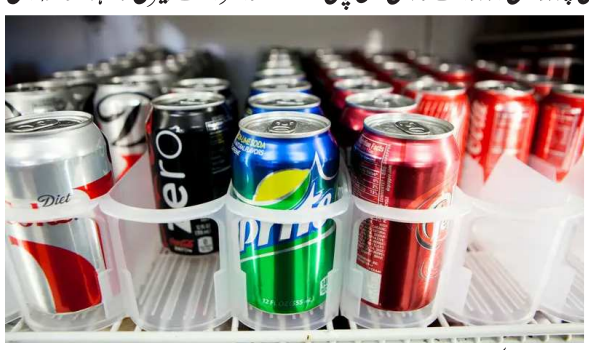

مالیگاؤں: مقامی عدالت کے جج تیجونت سنگھ سندھو کا انوکھا فیصلہ، مجرم کو سزا کے طور پر پانچ وقت نماز ادا کرنے کی ہدایت

مالیگاؤں: یکم مارچ (عصر حاضر نیوز) ریاست مہاراشٹر کے مالیگاؤں کی مقامی عدالت کی جانب سے ایک مجرم کو پانچوں وقت کی نماز ادا کرنے کا فیصلہ سنایا ہے اور ملزم سے کہا ہے کہ وہ مسجد کے احاطے میں دو درخت لگائے اور انکی دیکھ ریکھ کرے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ بھارت میں آج بھی لوگ عدلیہ پر مکمل طور پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کورٹ کے فیصلوں کو تسلیم بھی کرتے ہیں۔ انکے مطابق مالیگاؤں کی عدالت کا یہ فیصلہ ملک کے مختلف تاریخی اور منفرد فیصلوں میں سے ایک ہے۔ مالیگاؤں شہر کی مقامی عدالت کے جج تیجونت سنگھ سندھو نے بروز پیر 27 فروری 2023 کو ایک تاریخی فیصلہ سنایا جس میں 30 سالہ مجرم رؤف خان عمر خان ساکن کرانتی نگر کیمپ مالیگاؤں کو 21 دنوں تک سونا پور مسجد میں پانچ وقت کی فرض نمازوں کو وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا۔ نیز مسجد کے اطراف دو درخت لگانے اور اس کی حفاظت کرنی کی شرط پر رہا کیا۔ واضح رہے کہ مقامی کورٹ کی جانب سے اس فیصلہ پر ایک تحریر مکتوب سونا پور مسجد کے امام وخطیب کے نام روانہ کیا گیا ہے۔ دوسری طرف اس فیصلہ کی ایک کاپی محکمہ زراعت کو بھی دی گئی ہے۔ اس کیس میں امام اور محکمہ زراعت کے آفیسر کو مجرم پر نظر رکھنے کو کہا گیا ہے۔ اس معاملہ میں ملی تفصیلات کے مطابق 19 اپریل 2010 کو فریادی محمد شریف شیخ نے کیمپ پولس اسٹیشن میں ملزم رؤف خان کے خلاف شکایت درج کروائی تھی۔ یہ معاملہ معمولی تنازع کا تھا جو سونا پور مسجد کے پاس رونما ہوا تھا۔ ملزم رؤف خان نے درخواست گزار محمد شریف شیخ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی۔ اس کے بعد یہ معاملہ پولس اسٹیشن اور کورٹ تک پہنچ گیا۔ اس معاملے میں پولس نے ملزم پر تعزیرات ہند کی دفعات 323، 504 اور 506 کے تحت مقدمہ درج کرتے ہوئی کارروائی مکمل کی۔ شہر میں مالیگاؤں مقامی کورٹ کے فیصلے اور معزز جج تیجونت سنگھ سندھو کی پزیرائی کی جارہی ہے۔

یونان میں دو ٹرینیں آپس میں ٹکرا گئیں، درجنوں ہلاک اور سینکڑوں زخمی

وسطی یونان میں دو ٹرینوں میں تصادم کی وجہ سے کم از کم

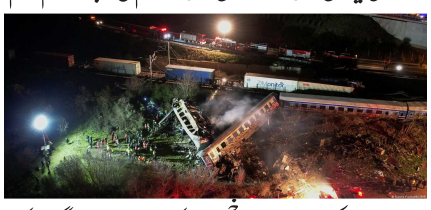

32 افراد ہلاک اور 85 زخمی ہو گئے۔ مقامی فائر بریگیڈ کے مطابق منگل کو دیر رات گئے وسطی یونان میں ایک مسافر ٹرین ایک مال بردار ٹرین سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں کم از کم 32 افراد ہلاک اور دیگر 85 زخمی ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے کا خدشہ ہے۔ اطلاعات کے مطابق ٹرین میں تقریباً 350 مسافر سوار تھے۔ حادثے سے متعلق متعدد مقامی نیوز سائٹس پر شائع ہونے والی فوٹیج میں دیکھا جا سکتا ہے کہ پٹری سے اتری ہوئی بوگیوں سے دھوئیں کے گہرے بادل اٹھ رہے ہیں۔ تھیسالی علاقے کے گورنر کونسٹنٹینوس اگوراسٹوس نے ایک مقامی ٹی وی چینل کو بتایا کہ دارالحکومت ایتھنز سے تھیسالونیکی جانے والی ایک مسافر ٹرین تھیسالونیکی سے لاریسا جانے والی ایک کارگو ٹرین سے لاریسا کے مرکزی شہر کے قریب ٹکرا گئی۔ فائر بریگیڈ نے ابتدائی طور پر بتایا تھا کہ 16 افراد ہلاک ہوئے تاہم تازہ اطلاعات کے مطابق اب 32 افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ 85 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ گورنر کا مزید کہنا تھا کہ تصادم بہت زوردار تھا اور مسافر ٹرین کی پہلی چار بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ مال بردار ٹرین سے ٹکر کی وجہ سے پہلی دو بوگیاں تقریباً مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حادثے کے بعد تقریباً 250 مسافروں کو بحفاظت بسوں میں تھیسالونیکی پہنچایا گیا۔ اینجلوس تیمو راس نامی ایک مسافر نے سرکاری ٹیلیویژن سے بات چیت میں کہا کہ یہ حادثہ زلزلے کی طرح محسوس ہوا۔ فائر بریگیڈ کے ترجمان واسلیس ورتھا کوگیانیس نے ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے خطاب میں کہا کہ دو ٹرینوں کے تصادم کی شدت کو دیکھتے ہوئے مسافروں کو نکالنے کا کام انتہائی مشکل حالات میں جاری ہے۔

میرٹھ: 366 ناجائز کالونیوں کی فہرست یوپی حکومت کے حوالے، 137 کو منہدم کرنے کا پہلے ہی جاری ہو چکا حکم

میرٹھ شہر میں بہت تیزی کے ساتھ ناجائز کالونیاں بس رہی ہیں، جس پر لگام لگانے کے لیے کارروائی تیز ہوگئی ہے۔ میرٹھ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) نے سروے کے بعد مجموعی طور پر 366 ناجائز کالونیوں کی ایک فہرست تیار کی ہے جسے ویب سائٹ پر اَپلوڈ بھی کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ریاست کی یوگی حکومت کو جانکاری بھی دے دی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ایم ڈی اے نے حال ہی میں ڈرون سے سروے کیا تھا جس میں 301 غیر قانونی یعنی ناجائز کالونیوں کے بارے میں پتہ چلا تھا۔ ایم ڈی اے نائب سربراہ ابھشیک پانڈے نے ہر زون کا پھر سے سروے کرایا جس میں 366 ناجائز کالونیوں کے بارے میں پتہ چلا۔ منگل کے روز ایم ڈی اے کے صدر دروازے کے برابر میں لگے ڈسپلے پر ان ناجائز کالونیوں کی تفصیل لگاتار دکھائی جا رہی۔ بتایا جاتا ہے کہ ایم ڈی اے کی طرف سے گزشتہ چھ ماہ میں 123 ناجائز کالونیوں کو زمین دوز کر دیا گیا ہے۔ ایم ڈی اے کی طرف سے دی گئی جانکاری میں یہ واضح بھی کیا گیا ہے کہ انہدامی کارروائی ہو چکی ہے، لیکن کئی مقامات پر پھر سے کالونی کاٹی جا رہی ہیں۔ سکریٹری چندر پال تیواری نے بتایا کہ 50 کروڑ سے زیادہ کی اراضی کو قبضہ سے آزاد کرایا گیا ہے۔ تازہ سروے کے بعد ایم ڈی اے نائب سربراہ ابھشیک پانڈے نے بتایا کہ سروے میں 366 ناجائز کالونیوں کا پتہ چلا ہے جن کی پوری تفصیل ویب سائٹ پر مل جائے گی۔ لوگ کسی بہکاوے میں نہ آئیں اور کوئی بھی پراپرٹی خریدنے سے پہلے پوری جانکاری لے لیں۔ واضح رہے کہ ایم ڈی اے نے 366 ناجائز کالونیوں کی جو تفصیلات ویب سائٹ پر ڈالی ہے، ان میں کئی بڑے گروپ ومشہور بلڈرس کی کالونیاں بھی شامل ہیں۔ 137 معاملوں میں جہاں انہدامی حکم جاری کر دیئے گئے ہیں، وہیں 97 معاملوں میں سماعت کا عمل چل رہا ہے۔ اسی طرح 57 معاملوں میں جہاں چالان کی کارروائی کی گئی ہے تو وہیں کچھ میں ہائی کورٹ میں معاملے زیرغور ہیں اور کچھ میں اسٹے بھی ہے۔

مادری زبان ’اردو‘ کی اہمیت

حافظ معراج المومنین

جذبات، احساسات اور خواہشات کے اظہار کا مستقل ذریعہ جس زبان کو بنایا جائے وہ ’’مادری زبان‘‘ ہے۔مادری زبان کا دائرہ اتنا وسیع ہوتا ہے کہ سیاست، اخلاق، تہذیب اور معاشرت سب ہی اس سے متاثر ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ زبان کے ساتھ قوموں کا اجتماعی اور ان کے افراد کا انفرادی جذباتی لگاؤ بڑا گہرا اور شدید ہوتا ہے ۔مادری زبان ایک امانت ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہے۔انسان اسے اپنے خاندان اور سماج کا مقدس ترکہ سمجھتا ہے۔کیونکہ مادری زبان ان کے رگوں میں پیوست ہوتی ہے مادری زبان کے ساتھ فرد اور سماج کی ایسی والہانہ تعلق ہی کا نتیجہ ہے کہ زبان اسے ترقی کے مدارج بآسانی طے کراتی ہے اور آڑے وقتوں اس کے کام آتی ہے۔زبانوں کی ترقی و تنزلی کی کہانیاں قوموں کے عروج و زوال کی داستانوں سے ہمیشہ وابستہ رہی ہیں۔زبان قوموں کی ذہنی، علمی اور نظریاتی زندگی کی تشکیل میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔یہ فکرونظر کے سانچے میں ڈھالتی ہے جن میں ہماری معاشرت اور تہذیب کے تاج محل تیار ہوتے ہیں۔زبان قومی شعور کو تہذیبی لب ولہجہ سکھاتی ہے جس سے قومی وسعتوں اور حوصلوں کو تقویت ملتی ہے

ماہرین تعلیم کا اس بات پر مکمل اتفاق ہے کہ بچہ اپنی مادری زبان کے ذریعہ جس آسانی سے تعلیم حاصل کرسکتا ہے وہ غیر زبان کے ذریعہ ممکن نہیں۔مادری زبان کے علاوہ کسی زبان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے پہلے اس غیر زبان کو سیکھنا پڑے گا اور ایسی صورت میں متعلم کی توجہ دو طرف بٹے گی۔اس غیر زبان کی طرف اور دوسرے مضمون کی طرف۔مادری زبان ذریعۂ تعلیم ہو تو یہ دقت نہ ہوگی۔چین، فرانس، جاپان اور جرمنی جیسے ممالک کی ترقی کی ایک خاص وجہ ان ممالک میں ذریعہ تعلیم مادری زبان ہے۔ان ممالک میں مادری زبان اور سائنسی ارتقاء کے درمیان ایک باہمی ربط ہے۔اس بات میں کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ مادری زبان معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور شرح خواندگی میں اضافہ کرنے کا سب سے آسان نسخہ مادری زبان کا فروغ ہے۔

ملک کی دوسری سب سے بڑی آبادی کی مادری زبان اردو ہے۔کڑوروں کی تعداد میں اس زبان کے ذریعہ اپنی مافی الضمیر کا اظہار کرتے ہیں۔مادری زبان اردو رکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی مادری زبان کے نشیب وفراز اور ادبی شاہکاروں سے کماحقہ، واقفیت حاصل کریں تاکہ اپنے احساسات و جذبات اور خواہشات کا اظہار بہتر سے بہتر طریقے سے کرسکیں اور اس زبان کے ذریعہ دوسروں کے پیش کردہ خیالات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔جن لوگوں کی مادری زبان اردو ہے وہ اپنے تہذیب وتمدن کی جھلک اس میں پائیں گے دوسری زبان کے مطالعہ سے ان کو یہ سب حاصل نہیں ہوسکتا بقول آل احمد سرور ’’کسی قوم کی مادری زبان کا ادب اس قوم کے تہذیب وتمدن اور عروج وزوال کا آئینہ دار ہوتا ہے‘‘

مادری زبان کی تعلیم خاطر خواہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا ربط ماضی سے قائم نہیں رہ سکتا۔ادب زندگی کا تخلیقی ترجمان ہوتا ہے۔ماضی کے رسم ورواج، تہذیب وتمدن، حال کی قدروں اور مستقبل کا عکس ہم ادب ہی کے آئینہ میں دیکھ سکتے ہیں۔مادری زبان کی تعلیم کا مقصد ہی ہے کے ہم زبان پر عبور حاصل کرکے اپنے شعور کو پختہ کریں۔آج اردو جس نازک دور سے گذر رہی ہے اس سے ہم بخوبی واقف ہیں ایسے نازک دور سے اردو کو کبھی نہیں گذرنا پڑا تھا اگر آج ہم نے اپنی مادری زبان کی تعلیم سے غفلت برتی تو آنے والی نسلیں ہمیں کبھی معاف نہیں کریں گی۔آج اردو کو سہارا کی ضرورت ہے۔اسے سہارا نہ دیا گیا تو وہ دن دور نہیں جب ہمارا تہذیب وتمدن، ہماری مذہبی و اخلاقی روایات اور ہمارے شاہکار سب میوزیم کی زینت بن کر رہ جائیں گے۔

دنیا بھر میں ۲۱ فروری اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو کے زیر اہتمام مادری زبان کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔اور اس دن کو منانے کا مقصد دنیا کی مادری زبانوں اور بالخصوص اقلیت کی مادری زبانوں کو فروغ دینا ہے۔عالمی یوم مادری زبان کے موقع پر اردو جیسی مادری زبان کی تعلیم کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے ۔اردو زبان نے ہندوستان میں جو ترقی کی وہ سال دو سال کی بات نہیں۔ترقی کے مدارج طے کرتے کرتے صدیاں لگ جاتی ہیں۔اردو کی تعلیم سے غفلت کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ وہ اپنے اسلاف کی صدیوں کی محنت برباد کر رہے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے صدہا سال تک اردو کو خون جگر سے سینچا ہے تب اردو اس منزل پر پہنچی ہے۔

اردو کا ماضی شاندار رہا ہے اس کی حلاوت، جاذبیت، جامعیت، رنگینی وخوبصورتی کے گن بلا مذہب وملت ہر شخص نے گائے ہیں۔اردو کا حال کچھ سیاسی وجوہات کی بنیاد پر پیچیدہ مراحل میں ہے۔حال ہی مادری زبان اردو کو لازمی زمرے کی فہرست سے نکال کر اب اختیاری زمرے کی فہرست میں ڈال دیا گیا ہے جس سے اردو آبادی میں زبردست اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔وقت آگیا ہے کہ اہل اردو صبر و استقلال کے ساتھ اس کا دامن تھام لیں۔خلوص دل سے اس کی ترقی کے لئے کوشش کریں۔انشاءاللہ مثبت نتائج برآمد ہوں گے

اردو آج بھی دنیا کی تیسری سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہے۔وطن عزیز کی قومی زبان ہے اور یہ مقام صرف اردو کو حاصل ہے کہ وہ ملک کے ہر صوبہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ملک کے چند صوبوں میں اردو کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم فروغ اردو کے لئے کوشش کریں۔اردو بولیں، پڑھیں، لکھیں، اور اس پر فخر محسوس کریں۔اپنی مادری زبان سے محبت کرنا اور انھیں سیکھنا بھی ایک قابل قدر کام ہے۔اردو کی ترقی جب ہی ممکن ہے جب پوری قوم مل کر کوشش کرے۔

کہیں ہمیں ’’اخباریہ‘‘ تو نہیں ہوگیا؟

سفینہ عرفات فاطمہ

ہمیں ’سیاست‘ اور سیاست دانوں سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں تھی‘ کیوں کہ ہم سمجھتے تھے کہ ایسی ویسی‘ آڑی ٹیڑھی شخصیتوں کو ’سیاست‘ سے دلچسپی ہوتی ہے اور ہم خود کو ایسی ویسی ’آڑی ٹیڑھی شخصیت نہیں گردانتے تھے۔اسکول اور کالج کی لائبریری میں‘ ہم یوں تو روزانہ اخبار کا مطالعہ کرتے‘ لیکن‘ صفحہ اول اور صفحہ آخر پر ترش نگاہ ڈال کر ادب کا ضمیمہ ڈھونڈنے لگ جاتے۔اگر اول وآخر صفحے کی موٹی موٹی سرخیاں ہماری آنکھوں میں چبھنے لگتیں تو یوں ہی ناگواری سے ایک نظر ڈال لیتے اور خود کو ملامت کرنے لگتے ’کیوں کہ وہی حسب معمول سرخیاں اور خبریں ہوتیں: ٹرین پٹری سے اتر گئی‘ چالیس افراد ہلاک‘ بتیس زخمی‘ چار کی حالت تشویش ناک‘ مہلوکین کے ورثاء کو ایک ایک لاکھ ایکس گریشیا۔وزیر اعظم‘ وزیر داخلہ‘ وزیر اعلیٰ نے اس حادثے پر گہرے رنج وملال کا اظہار کیا ہے‘ وغیرہ۔(ویسے ہمیں قطعی یقین نہ ہوتا کہ ان سیاست دانوں کو کوئی رنج وملال ہوتا ہوگا) دوسری سرخی/خبر یہ ہوتی: مسجد میں بم دھماکہ‘ مندر کو نقصان‘ چیف منسٹر نے عوام کو یقین دیا ہے کہ وہ خاطیوں کو جلد از جلد گرفتار کروائیں گے‘ لہٰذا عوام انتہا پسندی سے گریز اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں۔دیگر سرخیاں ہوتیں: دو مخالف گروہوں میں جھڑپ‘ کرفیو کا نفاذ‘ حالات تشویشناک لیکن پھر بھی قابو میں۔ایک جرائم وحادثات کا کالم بھی ہوتا‘ اس میں مختلف واقعات درج ہوتے‘ جیسے بیوی نے شوہر کو قتل کردیا‘ تین ماہ کی دلہن کی خودسوزی‘ سسرال والوں نے بہو کو آگ کے سپرد کیا‘ مسلسل بیٹیوں کی پیدائش پر خاتون کو طلاق‘ مزید جہیز کے لیے ہراسانی‘ پچاس ہزار کا سرقہ‘ طلائی زیورات کی چوری وغیرہ۔

اخبار کے مذکورہ صفحات کی تلخی کو بھولنے کے لیے ہم قومی صفحہ پر نظر دوڑاتے‘ اس کی سرخیاں بھی ہمیں کوئی خوشی فراہم نہ کرتیں‘ مختلف گھوٹالوں کو نمایاں کرتی خبریں۔اور سیاسی جماعتوں کی باہمی الزام تراشیاں اکتاہٹ کا سبب بنتیں۔

کسی دوسری نیوز سے پتا چلتا کہ وزیر اعظم کو نزلہ زکام ہوگیا ہے اور انہیں مسلسل چھینکیں آرہی ہیں (ہم یہ سوچنے لگ جاتے: ’’کیا غضب ہے‘ خدا کا کہ ہمیں پندرہ دن تک‘ کھانسی بخار‘ سردی زکام کی شکایت رہی‘ اور بار بار‘ کئی بار چھینکیں آتی رہیں‘ مگر افسوس کہ یہ خبر کسی مقامی اخبار کی بھی زینت نہ بن سکی۔وزیر اعظم کی عیادت کی خاطر مہنگی کاروں میں لوگ ان کی قیام گاہ پہنچے‘ ہماری مزاج پرسی کے لیے کوئی سستے آٹو میں سوار ہوکر ہی سہی ہمارے گھر تشریف لے آتا‘‘) خیر کڑھتے ہوئے ہم قومی خبروں سے بھی منہ موڑ لیتے‘ اور بین الاقوامی صفحہ کھولتے تو کوئی نیوز ہمیں شرم سے پانی پانی کردیتی۔بزنس کے صفحہ پر ایک نظر ڈالنا بھی ہمیں گوارا نہ ہوتا تھا‘ ہماری ’’حساسیت‘‘ کیا کم تھی جو ہم حصص بازار کے ’’حساس‘‘ اشاریہ پر توجہ مرکوز کرتے۔اسپورٹس کے گوشے سے بھی ہمیں کوئی دلچسپی نہ تھی‘ ہم صرف انڈیا اور پاکستان کے چنندہ کھلاڑیوں کو ہی پہچانتے تھے‘ دیگر ممالک کے ’’پالک‘‘ (Shaun pollock) ’’میتھی‘‘ (Matthew Hayden) ’’ہنسی‘‘ (Hansie Cronje) ’’رکی‘‘ (Ricky Ponting) ہم کسی کو بھی نہیں جانتے تھے۔ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ ’’اوور‘‘ میں کتنے ’’ball‘‘ ہوتے ہیں‘ ایل بی ڈبلیو آؤٹ کس طرح ہوتے ہیں اور ’’ون ڈے‘‘ اور ’’ٹسٹ میچ‘‘ میں کیا فرق ہے؟ غرض کہ ان سب صفحات سے جان چھڑا کر ہم اپنے پسندیدہ ادبی ضمیمہ میں منہمک ہوجاتے اور تمام اخبار پر لعنت بھیجتے۔

لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ ہم خود اخبار کی دنیا میں قدم رکھنے والے ہیں۔ہنگامی صورتحال میں ہمارا بحیثیت سب ایڈیٹر تقرر عمل میں آیا۔پھر دھیرے دھیرے ہم پر منکشف ہوا کہ اخبار کی دنیا کیا ہوتی ہے اور اخبار والوں کو کتنے ’’پیپر‘‘ (paper) (پاپڑ) بیلنے پڑتے ہیں۔سب سے پہلے ہمارا مسٹر کمپیوٹر سے سامنا ہوا۔اس ’’ڈبے‘‘ کو ہم ایک عجوبہ ہی سمجھتے تھے اور چھونے سے بھی ڈرتے تھے۔خیر اس سے بھی آہستہ آہستہ دوستی ہوگئی۔کمپیوٹر کو آپ ایسی ویسی شے ہرگز نہ سمجھیں‘ اسے اگر غصہ آجائے تو یہ تمام فائلیں اڑا دے‘ اور اگر کوئی وائرس اس پر فریفتہ ہوجائے تو یہ (آپ کے ’’التفات‘‘ کو فراموش کرکے) آپ سے یکلخت ترک تعلق کر بیٹھے۔ان کمپیوٹروں کو دل سے لگا کر رکھنا پڑتا ہے‘ یہ ناراض ہوگئے تو پھر نہ جانے اخبار والوں کا کیا ہو؟ کمپیوٹر آپریٹر سے ذرا سی بھی چوک ہوجائے تو ’’جلوہ‘‘..... ’’حلوہ‘‘ بن جاتا ہے۔اور ’’خلوت‘‘..... ’’جلوت‘‘ میں تبدیل ہوجاتی ہے۔اور ’’حتی الامکان‘‘..... ’’حتی (ہاتھی) کا مکان‘‘ میں بدل جاتا ہے۔

ایک دفعہ تو کمپیوٹر آپریٹر نے ایک معزز شخصیت کے خاکے میں ’’مولانا کا ’فلم‘ وادب کی دنیا میں بڑا نام ہے‘‘ کمپوز کردیا تھا جبکہ وہ ’’مولانا کا ’علم وادب کی دنیا میں بڑا نام ہے۔‘‘ ہونا چاہیے تھا۔

رفتہ رفتہ ہم اخباری ماحول کے اس قدر عادی ہوگئے کہ ہمیں یہ محسوس ہونے لگا جیسے ہمیں ’’اخباریہ‘‘ ہوگیا ہے۔دراصل بات یہ ہے کہ آفس میں کام کے دوران ہماری زبان پر تصحیح شدنی‘ تصحیح شدہ‘ شائع شدنی‘ شائع شدہ اور پھر اسکننگ‘ پیسٹنگ یہی الفاظ ہوتے ہیں۔ایک بار ہم نے ’’بابا‘‘ سے کھانا لگ گیا ہے‘ کہنے کی بجائے کہہ دیا: ’’کھانا paste ہوگیا ہے‘‘ وہ ہمیں حیرانی سے دیکھتے رہ گئے۔اسی طرح دسترخوان پر دوبارہ ایک روز قبل پکایا ہوا سالن دیکھ کر ہم نے اپنی بہن سے پوچھا: ’’یہ سالن تو شائع شدہ ہے ناں؟‘‘ وہ ہمیں عجیب وغریب نظروں سے دیکھنے لگیں تو ہمیں خیال آیا کہ ہم اپنے دفتر میں نہیں بلکہ گھر میں ہیں اور کسی آرٹیکل کے بارے میں نہیں بلکہ سالن کے بارے میں بات کررہے ہیں۔

اخبار والوں کے متعلق لوگوں کو بڑی غلط فہمیاں ہوتی ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ کسی بھی ’’واقعہ‘‘ اور اس کے پس پردہ ’’عناصر‘‘ کی سب سے پہلے صحافیوں کو خبر ہوجاتی ہے۔ہمیں‘ ہمارے دور کے انکل نے فون کیا اور پوچھنے لگے: ’’کل جو بم دھماکہ ہوا ہے‘ اس میں کس کا ہاتھ ہے؟‘‘ ہم نے کہا: ’’کم از کم ہمارا ہاتھ تو نہیں ہے‘ ہمارے دونوں ہاتھ صحیح سلامت ہمارے پاس موجود ہیں‘‘ وہ چڑ گئے اور کہنے لگے: ’’تم اخبار میں کام کرتی ہو‘ اور تمہیں اتنا بھی نہیں معلوم؟‘‘ جب انہوں نے فون رکھ دیا بلکہ پٹخا تو ہم خود سے کہنے لگے: ’’جیسے شر پسند افراد بم دھماکہ کرنے سے قبل ہمیں ای میل کرکے بتاتے ہوں‘ کہ ہم فُلاں جگہ.....‘‘

اسی طرح ہماری کزن کے شوہر کے بھائی کے بھتیجے نے ہم سے پوچھا: ’’باجی! سچن ٹنڈولکر کس دن پیدا ہوئے؟‘‘ ہم نے کہا: ’’اتوار کو تو چھٹی ہوتی ہے‘ لہٰذا پیر‘ منگل‘ چہارشنبہ‘ جمعرات‘ جمعہ یا پھر ہفتہ کو پیدا ہوئے ہوں گے۔‘‘

اخبار والوں کے ساتھ مسائل کا دفتر ہوتا ہے‘ بہت ہی پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے۔ایک بار ہوا یوں کہ ہماری رفیق کار کے مرتبہ سپلیمنٹ میں ایک مشہور ہستی کے متعلق مضمون شائع ہوا‘ اس میں لکھا تھا کہ موصوف اس عمر میں بھی ’’چاق چوبند‘‘ ہیں‘ لیکن افسوس کہ وہ اسی دن اللہ میاں کو پیارے ہوگئے اور اخبار میں اگلے دن یہ خبر آئی کہ ’’طویل علالت‘‘ کے بعد ان کا انتقال ہوا۔اس نیوز کے منظر عام پر آتے ہی دفتر کو ایک صاحب نے فون کیا اور نہایت ہی غصے میں کہنے لگے: ’’اخبار میں ہوتے ہوئے بھی آپ لوگ اتنے ’’بے خبر‘‘ ہوتے ہیں‘ مضمون میں انہیں ’’تندرست‘‘ اور نیوز میں ’’کافی علیل تھے‘‘ لکھا گیا ہے۔‘‘ اس سبکی کے بعد ہم لوگ سوچنے لگے: ’’بڑے میاں کو ذرا صبر نہ آیا‘ کچھ برس بعد سنچری مکمل کرکے جہان فانی سے رخصت ہوتے تو کیا ان کا کوئی خزانہ لٹ جاتا؟‘‘ اس تلخ تجربے کے بعد ہم نے کسی کو بھی صحت مند کہنے سے گریز کیا‘ کیوں کہ یہ خدشہ لگا رہتا کہ جن کے بارے میں لکھ رہے ہیں‘ کہیں وہ بھی اچانک بیمار نہ پڑ جائیں‘ اور پھر ہمیشہ کے لیے ان کا ٹکٹ نہ کٹ جائے۔

اخبار کے دفتر میں بہت ہی افراتفری کا ماحول ہوتا ہے۔ایک شمارے کی اشاعت ہوئی نہیں کہ دوسرے کی فکر لاحق ہوجاتی ہے اور ہر وقت جان مٹھی میں‘ کے مصداق اس بات کی ہیبت طاری رہتی ہے کہ کوئی فون کرکے یہ نہ کہہ دے کہ آپ کے سپلیمنٹ میں ’’خوددار‘‘..... ’’غدار‘‘ اور ’’کیرالا‘‘..... ’’کریلا‘‘ بن گیا ہے۔اور کسی کے لفظوں کے پتھر‘ ہمارے آئینۂ دل پر نہ برس جائیں۔

تمام تر ناگوار تجربات کے باوجود ہمیں اپنے کام اور اپنی اخباری دنیا سے بے حد لگاؤ ہے‘ رات کو بہ مشکل ہمیں نیند آتی ہے اور خواب میں بھی ہم اپنے آفس کو ہی دیکھتے ہیں اور یکا یک چیخ اٹھتے ہیں کہ وہ آرٹیکل تصحیح شدنی ہے‘ جب آنکھ کھلتی ہے تو احساس ہوتا ہے کہ ہم اپنے دفتر میں نہیں بلکہ اپنی آرام گاہ میں ہیں۔اس طرح ہمارے اس گمان پر صداقت کی مہر ثبت ہوگئی ہے کہ ہمیں مرض ’’اخباریہ‘‘ ہوگیا ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد: اپنی تحریروں کی روشنی میں

از: ڈاکٹر اقتدار فاروقی

بیسوی صدی کی اہم شخصیات میں مولانا ابوالکلام آزاد کا نام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ وہ صرف ہندوستان کے ایک اہم سیاسی لیڈر اور دینی رہنما ہی نہیں تھے بلکہ ایک ایسے مفکر اسلام تھے جنہوں نے دنیائے اسلام کے عروج و زوال کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور وہ جانتے تھے کہ مسلمانوں کا زوال نتیجہ ہے ان کے اس غیر علمی کاموں کا جس میں وہ پچھلے چار سو سال سے الجھے ہوئے ہیں۔ اپنی تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ انہوں نے مسلمانوں کو باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ زوال اسلامی کا سبب خود ان کا غیر اسلامی اور غیر عقلی رویہ ہے چنانچہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف غبارِ خاطر میں وہ مسلمانوں کو اس طرح مخاطب کرتے ہیں:

”غفلت اور شرساری کی بہت سی راتیں بسر ہو چکی ہیں اب خدا کے لئے بستر مدہوشی سے سر اٹھا کر دیکھئے کہ آفتاب کہاں تک پہنچ چکا ہے، آپ کے ہم سفر کہاں تک پہنچ گئے ہیں اور آپ کہاں پڑے ہوئے ہیں۔“ (غبارِ خاطر)

زوال اسلامی کی بابت ان کا خیال تھا کہ سولہویں صدی کے بعد علم کی بساط الٹ سی گئی اور مسلمانوں نے عیسائیوں کا غیر علمی طریقہ اپنانا شروع کر دیا جب کہ یورپ کے عیسائیوں نے عہد وسطیٰ کے اسلامی دور میں مسلمانوں کے عقلی رویہ کو اپنانا شروع کر دیا اور یہی وجہ بنی مسلمانوں کے زوال کی اور یورپ کے عروج کی۔ اس حقیقت کا اظہار وہ یوں فرماتے ہیں:

”اب دونوں جماعتوں (مغرب اور مشرق) کے متضاد خصائص اسی طرح نمایاں تھے جس طرح صلیبی جنگ کے عہد میں رہے اور جو جگہ مسلمانوں کی تھی اسے اب یورپ نے اختیار کر لیا تھا۔“ (غبارِ خاطر)

مولانا آزاد کا نظریہ تھا کہ عہد وسطیٰ میں اسلامی عظمت کی وجہ صرف اور صرف یہ تھی کہ وہ ”علم و دانش کے علمبردار تھے جب کہ یورپ دعاؤں کے ہتھیار سے لڑتا چاہتا تھا۔ مسلمان لوہے اور آگ کے ہتھیار سے لڑتے تھے۔ یورپ کا اعتماد صرف خدا پر تھا مسلمان کا خدا کی مدد پر بھی تھا لیکن خدا کے پیدا کئے ہوئے سروسامان پر بھی تھا۔ ایک صرف روحانی قوتوں کا معتقد تھا دوسرا روحانی اور مادی دونوں کا۔ پہلے نے معجزوں کے ظہور کا انتظار کیا دوسرے نے نتائج عمل کے ظہور کا۔ معجزے ظاہر نہیں ہوئے لیکن نتائج عمل نے ظاہر ہو کر فتح و شکست کا فیصلہ کر دیا۔“ (غبارِ خاطر)

مولانا کے نقطہ ہائے نظر کے اعتبار سے بے عمل اور بے علم انسانوں کے لئے دعائیں ترک عمل کا حیلہ بن جاتی ہیں۔ اسی ترکِ عمل کی مثال دیتے ہوئے مولانا تحریر فرماتے ہیں ”انیسویں صدی کے اوائل میں جب روسیوں نے بخارا کا محاصرہ کیا تو امیر بخارا نے حکم دیا کہ تمام مدرسوں اور مسجدوں میں ختم خواجگان پڑھا جائے۔ ادھر روسیوں کی قلعہ شکن توپیں شہر کا حصار کر رہی تھیں ادھر لوگ ختم خواجگان کے حلقوں میں بیٹھے یا مقلب القلوب۔ یا محول الاحوال کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ آخر وہی نتیجہ ہوا جو ایک ایسے مقابلہ کا نکلنا تھا جس میں ایک طرف گولہ بارود ہو دوسری طرف ختم خواجگان۔ دعائیں ضرور فائدہ پہنچاتی ہیں مگر انہی کو جو عزم و ہمت رکھتے ہیں۔ بے ہمتوں کے لئے وہ ترکِ عمل اور تعطل قوی کا حیلہ بن جاتی ہیں“۔ مسلمانوں کے غیر عقلی عمل اور سبب زوال کی ایک اور مثال دیتے ہوئے مولانا رقم طراز ہیں:

سال 1788ء میں نپولین نے مصر پر حملہ کیا تھا اور مراد بک نے بجائے کسی عملی قدم اٹھانے کے دعاء کا سہارا لیا اور بچاؤ کے لئے صحیح بخاری کا ختم شروع کروا دیا لیکن ابھی صحیح بخاری کا ختم، ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ اہرام کی لڑائی نے مصری حکومت کا خاتمہ کر دیا“ (غبارِ خاطر)۔ مولانا آزاد نے اس واقعہ کا حوالہ شیخ عبدالرحمن الجبرتی کی تصنیفات سے دیا ہے جس میں انہوں نے زوال مصر کے چشم دید حالات قلمبند کئے ہیں۔

خطبات آزاد (مرتب مالک رام۔ ساہتیہ اکادیمی) میں مولانا نے مسلمانوں کے عروج و زوال پر نہ صرف اپنا نظریہ پیش کیا ہے بلکہ ان دانشوروں کے بھی خیالات قلمبند کئے ہیں جو یا تو مسلمان تھے یا مسلمانوں کے ہمدرد سمجھے جاتے تھے۔ مثال کے طور پر انہوں نے پروفیسر آرمین ویمبری کے نظریات کو بڑی اہمیت دی ہے اور ان کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ پروفیسر ویمبری ہنگری کا رہنے والا تھا اور ترکوں کا بہی خواہ تھا۔ اس نے مسلمانوں کے ساتھ زندگی کا بڑا حصہ گزارا لیکن آخر میں وہ زوال پذیر مسلمانوں کے رویہ سے سخت مایوس ہوا اور اپنے وطن واپس چلا گیا جہاں اس نے ایک مضمون میں ان خیالات کا اظہار کیا جس نے مولانا آزاد کو بہت تکلیف پہنچائی۔

سال 1901ء میں بُڈاپسٹ ہیرالڈ (Budapest Herald) اخبار کے ایک شمارہ میں اس نے ایک مضمون کے ذریعہ اپنے تاثرات کا اظہار کچھ اس طرح کیا، ”مسلمانوں کی حمایت سے اب کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جس میں نہ تو طبیعت (علوم طبعیہ۔ Physical Sciences, Materialism) کا وجود ہے اور نہ وہ طبیعت کو محسوس کر سکتے ہیں۔ دنیا میں کام کرنا ان کے بس کی بات نہیں۔ تمام انسانی حس و شعور ان سے سلب ہو چکے ہیں۔ صرف ایک دینی جذبہ ان میں باقی ہے۔ نہ ان کا کوئی مسلک اور نہ کائنات میں کوئی مقصد۔ پس اب یورپ کے لئے یہی باقی رہ گیا ہے کہ وہ اسلامی حکومتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بانٹ لیں“ (خطبات آزاد)۔

مولانا آزاد نے اس تحریر کو اپنے ایک خطبہ میں جگہ دی ہے اور فرمایا کہ مسلمانوں کی بابت اس کے ہمدرد کا اگر یہ خیال ہے تو یورپ کے اسلام دشمن حکمراں کیا خیال رکھتے ہوں گے۔ اسی لئے مولانا نے یورپ کے دانشور میکسن ہارڈن کے مضمون کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے ”اب اور کب تک اسلام کو آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ اسلام ایک خطرہ ہے اور اس کی بقا تمام تر خطرہ۔ یورپ اسلام سے جو زمین کا ٹکڑا لے لیتا ہے وہ اس کا قدرتی حق ہے اور دولِ یورپ کے لئے مال غنیمت ہے جس کی واپسی کا خیال بھی جنون ہے“ (لندن ٹائمس 1910ء)۔ مغرب کے انہیں اسلام دشمن نظریات کی بنیاد پر مولانا اپنے غم و غصہ کا اظہار یوں فرماتے ہیں:

”یورپ اسلامی تمدن کو فنا کر دینا بیسویں صدی کی سب سے بڑی تمدنی خدمت سمجھتا ہے۔ یورپ کی رقیب حکومتیں ایک دوسرے پر بازی لے جانا چاہتی ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ جسم اسلام کی اس طرح بوٹیاں نوچی جائیں کہ ہر بھیڑیئے کے منہ میں مساوی تقسیم کے ساتھ ساتھ ایک ایک لقمہ آجائے“۔ مغرب کی اسلام دشمنی کے باوجود مولانا عالمی امن و صلح کے حامی تھے لیکن جانتے تھے کہ قومی اور ملی عزت و وقار بغیر طاقت کے حصول کے ممکن نہیں، اسی لیے ان کا ارشاد ہے:

”وہ ہاتھ نہایت مقدس ہے جس میں صلح کا سفید جھنڈا لہرا رہا ہو مگر زندہ وہی رہ سکتا ہے جس میں خونچکاں تلوار کا قبضہ ہو یہی اقوام کی زندگی کا منبہ، قیامِ عدل و میزان کا وسیلہ، انسانی سبیعت و درندگی کا بچاؤ اور مظلوم کے ہاتھ میں اس کی حفاظت کی ایک ہی ڈھال ہے“۔ (خطبات آزاد)

ملت اسلامیہ کے زوال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مغرب نے مسلمانوں کی بابت غلط فہمیاں پھیلانے کی مہم سولہویں صدی ہی سے شروع کر دی تھی اور انیسویں صدی کے آتے آتے مغرب کے لئے یہ ایک ضروری عمل بن چکا تھا چنانچہ مولانا تحریر فرماتے ہیں:

”اسلام تمام سچائیوں کے باوجود لوگوں کی غلط فہمیوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ اس کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور پھیلائی جا رہی ہیں اور وہ ذوقِ طلب پیدا نہیں ہوتا جو ہونا چاہئے تھا۔ مسلمانوں پر جو الزامات یورپ نے کبھی لگائے تھے اس کو سن کر سب کو حیرت ہوگی۔ کہا گیا کہ مسلمان کو توحید سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو دنیا میں صرف لوٹ مار کر کے اپنا پیٹ بھرنا چاہتی ہے۔ اسی قسم کے اعتراضات ہندوستان میں بھی عیسائی مشنریوں نے اسلام پر کئے تھے اور سب سے پہلے مخلص مسلمان سرسید تھے جنہوں نے عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کی۔“ (خطبات آزاد)

مولانا آزاد علم کو ایک اکائی مانتے تھے جس کی تقسیم کے وہ قائل نہ تھے۔ عصری علوم کے حصول کو وہ نہایت ضروری سمجھتے تھے جس کا اندازہ ان کے اس خطبہ سے لگایا جا سکتا ہے جس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ

”مسلمانوں کے لئے سب سے مقدم امر یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک یونیورسٹی علی گڑھ میں بنائی جائے اور ایسا کرنا مسلمانوں کے قومی مقاصد کا اصلی نصب العین اور رہنمائے اول (پیغمبر اسلامؐ) کی دی ہوئی شریعت تعلیم کا یوم تکمیل ہے“ (خطبات آزاد)۔

مولانا آزاد خود ایک جید عالم تھے اور دینی مدارس کی اہمیت سے خوب واقف تھے لیکن وہ تیزی سے بدلتے زمانہ کے تقاضوں کا علم بھی رکھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے مدارس میں مناسب تبدیلیوں کے لئے نہایت مفید مشورے بھی دیئے۔ اپنے متعدد خطابات میں انہوں نے فرمایا:

’اگر تعلیم انسان کے لئے ہے اور اس لئے ہے کہ زمین پر بسنے والے اس پر عمل کریں تو اسی حالت میں اسی صورت میں پیش کرو کہ وہ اسے دیکھ کر گھبرا نہ جائیں اور اس لئے ہے کہ اس پر فرشتے عمل کریں تو تمہیں ختیار ہے۔۔۔۔

آج سے ایک سو برس پہلے ہم نے اس چیز کو محسوس کیا ہوتا اور اس حقیقت کو تسلیم کیا ہوتا کہ اب دنیا کہاں سے کہاں آگئی ہے اور اس کے بارے میں کیا تبدیلی ہمیں کرنا ہے لیکن اگر سو برس پہلے ہم نے تبدیلی نہیں کی تو کم از کم یہ تبدیلی اب ہم کو کر لینی چاہئے۔۔۔۔

آج اپنے مدرسوں میں جن چیزوں کو ہم معقولات کے نام سے پڑھا رہے ہیں وہ وہی چیزیں ہیں جن سے دنیا کا دماغی کارواں دو سو برس پہلے گزر چکا ہے۔ آج ان کی دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔

یہ حقیقت مان لینی چاہئے کہ جو فلسفہ آج پڑھانا ہے وہ زمانہ کے مسائل ہیں۔ اگر آپ یہ نہیں کرتے تو آپ زمانہ سے واقف نہیں ہیں بلکہ آپ زمانے سے لڑ رہے ہیں۔۔۔

تاریخ شاہد ہے کہ قدامت پرستی نے جب ہتھیار اٹھایا تو نتیجہ یہ نکلا کہ کشمکش ہوئی مگر اس کشمکش کا یہ نتیجہ نکلا کہ قدامت پرستی کو ہارنا پڑا اور وقت جیت گیا۔ یہ صحیح ہے کہ ابوالفضل اور فیضی جیسے دانشور مدرسوں سے نکل کر شہنشاہی امور میں اونچے عہدوں پر پہنچے، ملک کے انتظام کی باگیں اپنے ہاتھ میں لیں لیکن زمانہ بدل چکا ہے، تعلیم بھی بدل گئی ہے، کوئی تعلیم کامیاب نہیں ہو سکتی اگر وہ وقت اور زندگی کی چال کے ساتھ نہ ہو۔۔

زمانہ اپنی پوری تیز رفتاری کے ساتھ چلتا رہا اور آپ وہیں بیٹھے رہے آپ انہیں مدرسوں میں بیٹھے رہے جن مدرسوں میں آپ نے آج سے پانچ سو برس پہلے قدم رکھا تھا۔ اس پانچ سو برس کے اندر دنیا بیٹھی نہیں رہی زمانہ بھی چلتا رہا۔ وہ پانچ سو برس کی مسافت طے کر چکا ہے اور آپ وہیں کے وہیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

آج جو تعلیم ان مدرسوں میں آپ دے رہے ہیں وقت کی چال سے اسے کیسے جوڑ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں جوڑ سکتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ زمانے میں اور آپ کے درمیان ایک اونچی دیوار کھڑی ہوگئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ تعلیم جس سے ملک کے بہترین مدبر ملک کے بہترین منتظم اور ملک کے بہترین عہدے دار پیدا ہوتے تھے، آج نہیں مدرسوں کو یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ لوگ بالکل نکمے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں انہوں نے حقیقت کو نہیں سمجھا ہے لیکن ہمیں یہ ماننا پڑے گا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم زمانے سے دور ہو گئے ہیں۔۔ آپ نے بھی اس کی کوشش نہیں کی کہ آپ اپنے مدرسوں کو زمانے کی چال کے ساتھ جوڑ سکیں۔ زمانہ چلتا رہا اور ترقی پر پہنچ گیا اور آپ وہیں رہے جہاں تھے، نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تعلیم کا زمانے کی مانگوں سے کوئی رشتہ باقی نہیں رہا اور زمانے نے آپ کے خلاف آپ کو نکما سمجھ کر فیصلہ کر دیا۔ زمانے نے آپ کو بیکار سمجھا ہے۔ ہم کو ماننا چاہئے کہ ماضی میں ہمارا فرض تھا کہ ہم زمانے کے تقاضوں کا ساتھ دیتے مگر ہم نے زمانے کا ساتھ نہیں دیا“ (خطبات آزاد)۔

ملت اسلامیہ کے زوال کے باوجود اسلام کے بنیادی اصولوں سے دستبردار ہو کر مولانا نے کبھی بھی کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ بین مذاہب اتحاد کو وہ اسلام کی رو سے نہایت ضروری سمجھتے تھے چنانچہ ہندوستان میں ہندو مسلم اتحاد کو بھی اسلام کی روشنی میں ضروری مانتے تھے۔ اس مسئلہ پر ان کا نقطہ نظر تھا کہ:

”میرا عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں ہندوستان کے مسلمان اپنے بہترین فرائض انجام نہیں دے سکتے جب تک وہ احکام اسلامیہ کے ماتحت ہندوستان کے ہندوؤں سے پوری سچائی کے ساتھ اتحاد و اتفاق نہ کر لیں، میرا یہ اعتقاد قرآن مجید کی نصع قطعی پر مبنی ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے لکھوایا تھا کہ ہم سب مل کر قریش کے مقابلے میں ایک نیشن ہو جائیں، اگر رسول خدا مٹھی بھر قریش مکہ کے مقابلے میں اطراف مدینہ کے تمام قبائل سے اتفاق کر سکتے تھے تو کیا ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ فرض نہیں ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ مل کر ایک ہو جائیں، مسلمان کے لئے ایسا کرنا ان کا مذہبی عمل ہے“ (خطبات آزاد)۔

ایک دوسرے موقع پر اس مسئلہ کی اہمیت اس طرح بیان فرمائی:

”آج اگر ایک فرشتہ آسمان کی بدلیوں سے اتر آئے اور قطب مینار پر کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دے کہ سوراج چوبیس گھنٹے کے اندر مل سکتا ہے بشرطیکہ ہندوستان، ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار ہو جائے تو میں سوراج سے دستبردار ہو جاؤں گا مگر ہندو مسلم اتحاد سے دستبردار نہ ہوں گا کیوں کہ اگر سوراج کے ملنے میں تاخیر ہوئی تو یہ ہندوستان کا نقصان ہے لیکن اگر ہمارا اتحاد جاتا رہا تو یہ عالم انسانیت کا نقصان ہے (خطبات آزاد)“۔

(ماخذ: دنیائے اسلام کا عروج و زوال از ڈاکٹر محمد اقتدار حسین فاروقی)